عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوت

جلد نمبر ۲۰ | ۲ تا ۸ شعبان ۱۴۲۲ھ بمطابق ۱۹ تا ۲۵/ اکتوبر ۲۰۰۱ء | شمارہ نمبر ۲۲

قیمت ۱۰ روپے

بیسویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

میں منظور ہونے والی قراردادیں

(منعقدہ ۱۱، ۱۲/ اکتوبر)

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت اور اکابر دیوبند کی خدمات

اتحاد امت کی شاہراہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم سے ایک ملاقات

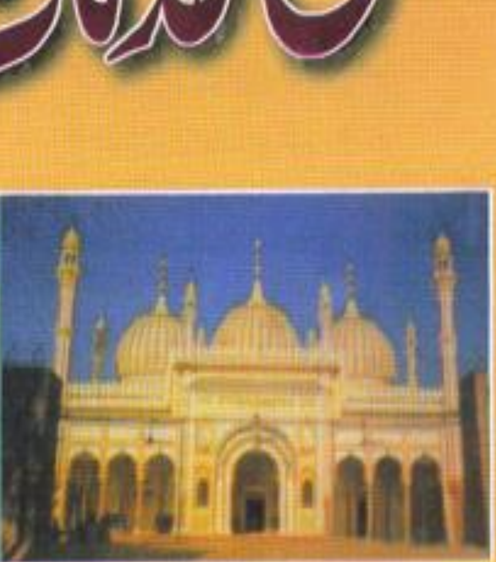

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کشف:

س:..... بہت سے عالموں سے سنا ہے کہ خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے اور ملک شام میں ان کی فوج کافروں سے لڑ رہی تھی۔ حضرت عمر فاروقؓ نے خطبہ پڑھتے پڑھتے فوج کے جرنیل ساریہ کو فرمایا کہ: "اے ساریہؓ پہاڑ کو سنبھالو۔" چنانچہ ساریہؓ نے عمر فاروقؓ کی آواز سنی۔ اور پہاڑ کو سنبھالا۔ اس طرح ان کو فتح نصیب ہوئی کیا یہ صحیح ہے؟

ج:..... یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کشف اور کرامت تھی۔ یہ واقعہ حدیث کی کتابوں میں موجود ہے۔ (دیکھئے "حیاۃ الصحابہؓ" ص ۵۶۸ ج ۳ ۱۱۱ اصابہ ص ۳ ج ۲ البدایہ والنہایہ ص ۱۳۱ ج ۷)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تاریخ شہادت و عمر شریف:

س:..... امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی تاریخ ولادت اور تاریخ شہادت کونسی ہے؟

ج:..... تاریخ شہادت میں متعدد اقوال ہیں۔ مشہور قول ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ (۱۷ جون ۶۵۶ء) بروز جمعہ کا ہے۔ عمر مبارک مشہور قول کے مطابق ۸۲ سال تھی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے آسمانی وحی سے ہوا:

س:..... کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا کہ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح اللہ تعالیٰ نے آپ سے کردیا؟

ج:..... طبرانی کی روایت ہے کہ:

"میں نے عثمان سے ام کلثوم کا نکاح نہیں کیا مگر آسمانی وحی کے ساتھ۔" اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ: "یہ جبرئیل بتارہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ام کلثوم کے ساتھ تیرا عقد کردیا ہے رقیہ کے مہر جتنے مہر کے ساتھ۔" (مجمع الزوائد ص ۸۳ ج ۹) میں اس مضمون کی متعدد روایتیں ہیں اور طبرانی کی مذکورہ بالا روایت کو حسن کہا ہے۔)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام مبارک کے ساتھ کرم اللہ وجہہ کیوں کہا جاتا ہے:

س:..... مہربانی کرکے یہ بتائیں کہ ہر صحابی کے ساتھ رضی اللہ عنہ بولا جاتا ہے اور علی رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھ کرم اللہ وجہہ تو اس کی کیا وجہ ہے؟

ج:..... خارجی لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام مبارک کے ساتھ بددعا کے گندے الفاظ استعمال کرتے تھے اس لئے اہلسنت نے ان کے مقابلہ کے لئے یہ دعائیہ الفاظ کہنے شروع کئے "اللہ تعالیٰ آپ کا چہرہ روشن کرے۔"

حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ کے نکاح موقوف تھے؟

س:..... امیر المومنین سیدنا حضرت علی حیدر کرار رضی اللہ عنہ کی تاریخ ولادت اور تاریخ شہادت کونسی ہے؟

ج:..... شہادت ۱۷ / رمضان المبارک ۴۰ھ مطابق ۲۴ جنوری ۶۱ء، عمر ۶۳ سال۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کب اسلام لائے؟

س:..... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کب اسلام لائے اور کس موقع پر ایمان لائے تھے؟ تفصیل سے تحریر کریں؟

ج:..... مشہور تو یہ ہے کہ حضرت معاویہؓ فتح مکہ کے دن اسلام لائے لیکن "الاصابہ (۳۔۴۳۳)" میں واقدی سے نقل کیا ہے کہ آپؓ صلح حدیبیہ کے بعد اسلام لائے تھے لیکن اپنے اسلام کا اظہار فتح مکہ کے موقع پر کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں:

س:..... بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ہی لڑکی سیدہ فاطمہ تھیں۔ جبکہ میں نے پڑھا ہے کہ آپ کی چار لڑکیاں تھیں اور لڑکا ابراہیم تھا جو مدینہ منورہ میں وفات پاگئے لڑکیوں میں سیدہ فاطمہؓ کا نکاح شیر خدا حضرت علیؓ سے ہوا جبکہ سیدہ رقیہؓ سیدہ زینبؓ کا نکاح حضرت عثمان غنیؓ سے ہوا چوتھی لڑکی کا علم نہیں آپ یہ بتائیں کہ یہ چاروں کس کے بطن سے پیدا ہوئی ہیں اور نکاح کن سے ہوا اور وفات کہاں پائی اور اگر ان کے بطن سے کوئی اور اولاد ہوئی ہو تو وہ بھی بتادیں۔ کیا ان میں سے کسی کا نکاح عرش معلی پر باندھا گیا تھا یا نہیں جواب سے مطلع فرمائیں۔

ج:..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں تو چار تھیں سب سے بڑی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا ان کا نکاح حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے ہوا اور ان سے چھوٹی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور ان سے چھوٹی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا ان دونوں کا نکاح یکے بعد دیگرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوا اس بنا پر ان کا لقب ذوالنورین ہے سب سے چھوٹی سیدہ فاطمہ زہرا خاتون جنت میں رضی اللہ عنہا ان کا عقد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوا۔

صاحبزادوں کی تعداد میں اختلاف ہے بعض نے پانچ لکھے ہیں قاسم، عبداللہ، طیب، طاہر، ابراہیم رضی اللہ عنہم اول الذکر چاروں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھے اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ آپ کی حرم حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ طیب و طاہر حضرت عبداللہ ہی کے لقب ہیں۔ رضی اللہ عنہم

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان
مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست اعلیٰ: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

جلد: ۲۰ — ۲ تا ۸ شعبان ۱۴۲۲ھ بمطابق ۱۹ تا ۲۵ اکتوبر ۲۰۰۱ء — شمارہ: ۲۲

☆بیاد☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مولانا عبدالرحیم اشعر' مفتی نظام الدین شامزئی' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا سعید احمد جلال پوری' علامہ احمد میاں حمادی' مولانا منظور احمد الحسینی' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا' ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ' منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم' محمد فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ' کینیڈا' آسٹریلیا : ۹۰ ڈالر
یورپ' افریقہ : ۷۰ ڈالر
سعودی عرب' متحدہ عرب امارات' بھارت' مشرق وسطی' ایشیائی ممالک : ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ	۷	روپے
ششماہی	۱۷۵	روپے
سالانہ	۳۵۰	روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت الائیڈ بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۴۸ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

اس شمارے میں

ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی ...... قادیانیت کا جھوٹ ظاہر ہوگا ...... (اداریہ) 4
مرزا قادیانی دعویٰ نبوت اور اکابر علماء کرام دیوبند کی خدمات ...... (حضرت مولانا اللہ وسایا) 6
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد مدظلہ سے ایک ملاقات (انوار حسین حقی) 12
اتحاد امت کی شاہراہ ...... (جناب ثروت جمال اصمعی) 17
بیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں منظور ہونے والی قراردادیں (مفتی محمد جمیل خان) 20
توضیح وتخریج العدل جل جلالہ ...... (مولانا محمد اشرف کھوکھر) 23
فتنہ گوہر شاہی ...... (علامہ احمد میاں حمادی) 25
اخبار ختم نبوت 27

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph:583486-514122 Fax:542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph:7780337 Fax:7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی

قادیانیت کا جھوٹ ظاہر ہو گا

۱۱'۱۲/اکتوبر بروز جمعرات وجمعہ چناب نگر کی جامع مسجد ختم نبوت صدیق آباد میں ختم نبوت کانفرنس بڑے زور وشور سے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی دعا سے شروع ہوئی۔ جس طرح کے حالات تھے اور جس طرح امریکہ نے طالبان کی حکومت کو ختم کرنے کے لئے مہم شروع کی تھی' ہر فرد غمزدہ وافسردہ اپنی جگہ حالات کا جائزہ لینا زیادہ بہتر خیال کرتا تھا۔ حکومت کی طرف سے جس طرح علماء حق پر پابندی عائد کی گئی اور مولانا فضل الرحمن سمیت دیگر علماء کرام کو نظر بند کیا گیا امکان یہی تھا کہ اس کانفرنس کو کسی صورت میں ہونے نہیں دیا جائے گا۔ دوسری طرف قادیانی زور وشور سے اس کانفرنس کو ختم کرنے کے لئے زور لگا رہے تھے۔ حکومت کو بار بار حالات کا احساس دلا کر پابندی لگانے کے لئے درخواستیں دی جارہی تھیں اور دوسری طرف پیشگوئی کا سلسلہ بھی جاری تھا اور کذب کے ذریعہ اپنی حقانیت کی باتیں ہورہی تھیں کہ کانفرنس اس سال نہیں ہوگی اور پاکستان پر بھارت حملہ کردے گا' مگر اپنے رب پر قربان جاؤں اور ہمارے حضرت شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ: ''مرزا غلام احمد قادیانی پر اللہ تعالیٰ کی ایسی لعنت ہے کہ کوئی پیشگوئی اتفاقی طور پر بھی پوری نہیں ہوئی۔'' مرزا غلام احمد قادیانی نے ہزاروں پیشگوئیاں کیں مگر ایک بھی پوری نہیں ہوئی اور اس کے اپنے بقول وہ جھوٹا کذاب اور ملعون اور لعنتی قرار پایا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت اب تک جاری ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے جتنے پیروکار جو بھی پیشگوئی یا بات کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو جھوٹ ثابت کرتے ہیں۔ مرزا طاہر نے گزشتہ چند سالوں میں کئی مرتبہ کہا کہ اب پاکستان ختم ہو جائے گا' ایک سال تو اس نے دعویٰ کیا کہ اگلے سال پاکستان کے مولویوں کے لئے ذلت کا سال ہوگا اور ہر جگہ یہ رسوا ہوں گے' اس سال اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ ترقیات دیں اور پاکستان میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں مسلمانوں کو عروج ہوا' کابل فتح ہوا اسی طرح اس دفعہ بھی جب قادیانیوں کی طرف سے شوشا اٹھا کہ اس سال کانفرنس نہیں ہوگی' تو اللہ تعالیٰ نے ان کو جھوٹا کرنے کے لئے ایسے تمام انتظامات کئے کہ نہ صرف کانفرنس ہوئی بلکہ بہت کامیاب ہوئی۔ حالانکہ حالات کی وجہ سے اکثر ساتھیوں کا خیال تھا کہ اس موقع پر کانفرنس کرنا مناسب نہیں ہے لیکن چونکہ رب کائنات نے قادیانیوں کو جھوٹا ظاہر کرنا تھا' اس لئے التوا کے مشورہ کے باوجود کانفرنس ہونے کے تکوینی انتظامات ہوگئے اور جمعرات کی صبح کانفرنس کا آغاز ہوا۔ مقررین نے حسب سابق زیادہ تر قادیانیت کے متعلق گفتگو کی اور واضح کیا کہ قادیانیوں پر یہ بات عیاں ہے کہ ہم نے کبھی دہشت گردی کی حمایت نہیں کی' آج تک ہمارے بزرگوں نے کسی قادیانی کو مارنے کا حکم نہیں دیا۔ اگر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ چاہتے تو ایک لاکھ سے زائد مجمع کو حکم دیتے تو منٹوں میں قادیان کا صفایا ہو جاتا مگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہمیشہ آئینی اور قانونی طور پر حکومتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قادیانیوں کو اسلامی عقائد سے انکار اور جھوٹے مدعی نبوت کے پیروکار ہونے کی وجہ سے غیر مسلموں کی فہرست میں رکھیں اور ان کے ساتھ غیر مسلموں والا سلوک کریں یہی مطالبہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں کیا گیا تھا۔ یہی مطالبہ جرمنی کی کانفرنسوں اور امریکہ کے دورے کے موقع پر کیا گیا۔ اس کانفرنس میں بھی مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ قادیانی گروہ پوری دنیا میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر کفر وضلالت اور گمراہی پھیلانے میں مصروف ہے' ایسی صورت میں ایک ہی راستہ ہے کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان امتیاز ہو

اوراس کا سب سے آسان طریقہ ہے کہ شناختی کارڈ اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے تاکہ ہر فرد کا مذہب معلوم ہو جائے۔ مقررین نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ حکومت کا رویہ بھی اس سلسلے میں ابھی تک واضح نہیں وہ اکثر و بیشتر کلیدی آسامیوں پر قادیانیوں کو مقرر کر رہے ہیں۔ پی آئی اے میں قادیانیوں کو بھرتی کیا ہوا ہے' اس لئے فوری طور پر قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے فارغ کیا جائے۔ اکثر مقررین نے حالات کے پیش نظر طالبان کی حمایت میں تقریر کرتے ہوئے واضح کیا کہ جب طالبان اعلان کر رہے ہیں کہ وہ امریکہ کے حالیہ واقعات میں ملوث نہیں اور نہ ہی وہ دہشت گردی کرتے ہیں اور نہ ہی دہشت گردی کے قائل ہیں وہ صرف جہاد ہی کو غلبہ اسلام کا راستہ سمجھتے ہیں' اس لئے امریکہ کا اس کے باوجود بات چیت نہ کرنا اور جنگ کرنا صحیح نہیں جس کی وجہ سے بے گناہ مسلمان شہید ہو رہے ہیں' اس لئے ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ امریکہ اسلامی حکومت کو ختم کرنا چاہتا ہے اس لئے ہم امریکی جارحیت کی مذمت کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ جنگ کا راستہ چھوڑ دے اور بات چیت کے ذریعہ معاملات طے کرے بصورت دیگر تمام دنیا کے مسلمانوں کی نفرت کا سامنا کرنے پڑے گا۔ مسلمان طالبان حکومت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ (انشاء اللہ)

نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا سید نفیس شاہ صاحب کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اجل حضرت مولانا سید نفیس شاہ صاحب الحسینی زید مجدہم کے اکلوتے فرزند سید انیس الحسن دار فانی سے دار بقاء کی طرف تشریف لے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کچھ عرصہ قبل کینسر کے مرض میں مبتلا ہوئے۔ مرض ایسے خطرناک مراحل میں نہیں تھا کہ اندازہ ہوتا کہ جلد بلاوا آ جائے گا' لیکن وقت مقررہ پر کسی کا بس نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان کریمی ملاحظہ فرمائیں کہ اس سال قبلہ والد محترم حضرت شاہ صاحب کی معیت میں حج کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ والد صاحب کی خدمت کے ساتھ ساتھ فریضہ حج کی ادائیگی ''نور علیٰ نور'' بالکل پاک وصاف ہو کر واپس آئے اور حرمین شریفین کی برکتوں کے ساتھ چند دن ہی بیماری میں گزرے کہ دار بقاء سے بلاوا آ گیا۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ: ''آخری کتبہ جو انہوں نے تحریر فرمایا وہ درود ابراہیمی اور ختم نبوت سے متعلق آیت کریمہ تھی۔'' یہ بشارت عظمیٰ ہی ان کے لئے نجات کا باعث ہے۔ حضرت شاہ صاحب پر اس عظیم صدمہ کا غم ہونا فطری ہے لیکن صبر وتحمل کے اس پیکر نے جس صبر وتحمل کا مظاہرہ کیا' اس نے اکابر کی یاد تازہ کر دی۔ حضرت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی اور دیگر تمام جاں نثاران ختم نبوت حضرت کے ساتھ اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات عالیہ کو بلند فرمائے اور ان کے بچوں اور اہل خانہ کی کفالت فرمائے۔ (آمین)

ضروری اعلان

اندرون و بیرون کراچی تمام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے رفقاء کرام کے نام بقایا جات کے یاددہانی کے خطوط ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ ان احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ جن کے نام بقایا جات' واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام: ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی منی آڈر چیک' ڈرافٹ کی شکل میں ارسال کریں۔

یاد رہے کہ جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۹ سے رسالہ کی قیمت میں بوجہ ہوشربا گرانی' کاغذ و ڈاک خرچ میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

نیا سالانہ زر تعاون : ۳۵۰ روپے ہے' اس حساب سے رقم ارسال فرمائیں۔

نوٹ : اپنے خریداری نمبر کی وضاحت بھی ضرور کریں۔ شکریہ (ادارہ ختم نبوت)

مولانا اللہ وسایا

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت

اور اکابر دیوبند کی خدمات

سوال: ...... مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کے بعد اکابر علماء دیوبند نے جو گرانقدر خدمات اس محاذ کے مختلف میدانوں میں سرانجام دی ہیں۔ ان کا مختصر تذکرہ کریں؟

جواب: ...... برصغیر میں جب انگریز نے اپنے استبدادی پنجے مضبوطی سے گاڑ لئے تو اس نے اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے ”لڑاؤ اور حکومت کرو“ کی پالیسی اختیار کی دیگر ضمیر و دین فروشوں اور فتویٰ بازوں کے علاوہ اسے ایک عدد حواری (ظلی و بروزی) نبی کی ضرورت پیش آئی جو اس کے ظالمانہ و کافرانہ نظام حکومت کو ”سند الہام“ مہیا کر سکے، اس کے لئے اس نے ہندوستان بھر کے ضمیر فروش طبقات سے اپنے مطلب کا آدمی تلاش کرنے کے لئے سروے شروع کیا۔ اللہ رب العزت کی قدرت کے قربان جایئے کہ قادیانی فتنہ کے جنم لینے سے قبل دارالعلوم دیوبند کے سرپرست و مورث اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ پر بطور کشف کے اللہ تعالیٰ نے منکشف کر دیا چنانچہ مکہ مکرمہ میں ایک دن ان کے ہاں مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی تشریف لے گئے تو آپ نے حضرت پیر صاحب سے فرمایا:

”در ہندوستان عنقریب یک فتنہ ظہور کند، شما ضرور در ملک خود واپس بروید و اگر بالفرض شما در ہند خاموش نشستہ باشید تاہم آں فتنہ ترقی نہ کند و در ملک آرام ظاہر شود پس ما در یقین خویش وقوع کشف حاجی صاحب را لفتنہ مرزا قادیانی تعبیری کنم۔“

ترجمہ: ”ہندوستان میں عنقریب ایک فتنہ نمودار ہوگا تم ضرور اپنے وطن میں واپس چلے جاؤ اگر بالفرض تم ہندوستان میں خاموش بھی بیٹھے رہے تو وہ فتنہ ترقی نہ کرے گا اور ملک میں سکون ہوگا میرے (پیر صاحبؒ) نزدیک حاجی صاحبؒ کی فتنہ سے مراد فتنہ قادیانیت تھی۔“ (ملفوظات طیبہ ص ۱۲۶، تاریخ مشائخ چشت ص ۱۴۲، ۱۴۳، ہیں بڑے مسلمان ص ۹۸، مہر منیر ص ۱۲۹)

اس سے اتنی بات پایہ ثبوت کو پہنچی ہے کہ مرزا قادیانی کے فتنہ انکار ختم نبوت سے قبل ہی حق تعالیٰ نے اپنے مقبول بندوں کو فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرنے کے لئے متوجہ فرما دیا۔ اس پر حق تعالیٰ شانہ کا جتنا شکریہ ادا کیا جائے کم ہے کہ سب سے پہلے فتنہ قادیانیت کی تردیدی و تکفیری مہم کے لئے حق تعالیٰ نے جس جماعت کا انتخاب کیا وہ علمائے دیوبند کی جماعت تھی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز کے منصوبہ کے مطابق مبلغ، مناظر، مجدد، مہدی، مسیح ظلی و بروزی، تشریعی نبی اور پھر معاذ اللہ خدا ہونے کے دعوے کئے۔ اس کی سب سے پہلی کتاب جس وقت منظر عام پر آئی اور مرزا ابھی تعارف اور جماعت سازی کے ابتدائی مرحلے مکمل کرنے کے درپے تھا اس وقت سب سے پہلے جس مرد خدا، عارف باللہ نے پڑھتے پڑھانے سے نہیں بلکہ حق تعالیٰ کی طرف سے باطن کی صفائی کی بنیاد پر مرزا کے کافر و مردود اور اسلام سے برگشتہ ہونے کا نعرہ مستانہ بلند کیا وہ خانوادہ دیوبند کے سرخیل حضرت میاں شاہ عبدالرحیم سہارنپوریؒ تھے۔ میاں شاہ عبدالرحیم سہارنپوریؒ کے پاس مرزا کی کتاب پر تبصرہ کرنے کے لئے قادیانی وفد حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ مجھ سے پوچھتے ہو تو سن لو یہ شخص تھوڑے دنوں میں ایسے دعوے کرے گا جو نہ رکھے جائیں گے، نہ اٹھائے جائیں گے۔ قادیانی وفد یہ سن کر جز بز ہونے لگا کہ دیکھو علماء تو علماء، درویش کو بھی دوسرے لوگوں کا شہرت پانا گراں گزرتا ہے۔ میاں صاحبؒ نے فرمایا مجھ سے پوچھا ہے تو جو مجھ میں آیا بتا دیا، ہم تو اس وقت زندہ نہ ہوں گے، تم آگے دیکھ لینا۔ (ماخوذ از ارشادات قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری ص ۱۲۸)

قادیانیوں کے خلاف پہلا فتویٰ:

مرزا غلام احمد قادیانی نے اب پر پرزے نکالے۔ جماعت سازی کے لئے ۱۳۰۱ھ مطابق ۱۸۸۴ء میں لدھیانہ آیا تو مولانا محمد لدھیانویؒ، مولانا عبداللہ لدھیانویؒ اور مولانا محمد اسمٰعیل لدھیانویؒ نے فتویٰ دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی مجدد نہیں بلکہ زندیق اور ملحد ہے۔ (فتاویٰ قادریہ ص ۳)

اللہ رب العزت کے کرم کو دیکھو سب سے پہلے دیوبند مکتبہ فکر کے علمائے کرام کی جماعت کو مرزا غلام احمد قادیانی پر کفر کا فتویٰ دینے کی توفیق ہوئی۔ یہ مولانا محمد لدھیانویؒ معروف احرار رہنما مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ کے دادا تھے۔ ان حضرات کا فتویٰ مرزا قادیانی کے کفر کو الم نشرح کرنے کے لئے کھڑے پانی

میں پتھر پھینکنے کے مترادف ہوا۔ اس کی لہریں اٹھیں، حالات نے انگڑائی لی پھر:

"لوگ ملتے گئے اور کارواں بنتا گیا"

یہ اس زمانہ کی بات ہے جب مولانا محمد حسین بٹالوی وغیرہ مرزا قادیانی کی کتب پر مثبت رائے کا اظہار کر رہے تھے۔ ۱۸۹۰ء میں جاکر پھر انہوں نے بھی مرزا قادیانی کے خلاف فتویٰ دیا۔ مرزا قادیانی نے انگریز کے ایما پر رسائل و کتب شائع کیں۔ ہندوستان کے علمائے کرام حسب ضرورت اس کی تردید میں کوشاں رہے۔ قارئین کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ باضابطہ فتویٰ مرتب کرکے متحدہ ہندوستان کے تمام سرکردہ جید علمائے کرام سے فتویٰ لینے کی سعادت بھی اللہ تعالیٰ نے دیوبند کو نصیب فرمائی۔ دارالعلوم دیوبند کے مدرس مولانا محمد سہولؒ نے ۱۲/صفر ۱۳۳۱ھ کو فتویٰ مرتب کیا کہ:

۱:...... مرزا غلام احمد قادیانی مرتد، زندیق، ملحد اور کافر ہے۔

۲:...... یہ کہ اس کے ماننے والوں سے اسلامی معاملہ کرنا شرعاً ہرگز درست نہیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ مرزائیوں کو سلام نہ کریں، ان سے رشتہ ناتہ نہ کریں، ان کا ذبیحہ نہ کھائیں، جس طرح یہود، ہنود، نصاریٰ سے اہل اسلام مذہباً علیحدہ رہتے ہیں اسی طرح مرزائیوں سے بھی علیحدہ رہیں۔ جس طرح بول و براز، سانپ اور بچھو سے پرہیز کیا جاتا ہے اس سے زیادہ مرزائیوں سے پرہیز کرنا شرعاً ضروری اور لازمی ہے۔

۳:...... مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنا ایسے ہے جیسے یہود و نصاریٰ اور ہندو کے پیچھے نماز پڑھنا۔

۴:...... مرزائی مسلمانوں کی مساجد میں نہیں آسکتے۔ مرزائیوں کو مسلمانوں کی مساجد میں عبادت کی اجازت دینا ایسے ہے۔ جیسے ہندوؤں کو پوجا پاٹ کی اجازت دینا۔

۵:...... مرزا غلام احمد قادیانی، قادیان (مشرق پنجاب، ہندوستان) کا رہائشی تھا، اس لئے اس کے پیروکاروں کو "قادیانی" یا "فرقہ غلامیہ" بلکہ جماعت شیطانیہ الملیہ کہا جائے۔

اس فتویٰ پر دستخط کرنے والوں میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ، حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ، حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ، مولانا عبدالسمیع، حضرت مفتی عزیزالرحمن دیوبندیؒ، حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ، حضرت مولانا اعزاز علی دیوبندیؒ، حضرت مولانا حبیب الرحمن ایسے بیسیوں اکابر علمائے کرام کے دستخط تھے جن کا تعلق دیوبند، سہارنپور، دہلی، کلکتہ، ڈھاکہ، پشاور، رام پور، راولپنڈی، ہزارہ، مراد آباد، وزیرآباد، ملتان اور میانوالی وغیرہ سے تھا۔ آپ اس سے اندازہ کرسکتے ہیں کہ کتنا وقیع اور جاندار فتویٰ تھا۔ آج سو سال کے بعد جب کہ قادیانیت کا کفر عیاں و ہریاں ہے بایں ہمہ اس فتویٰ میں ذرہ برابر زیادتی کرنا ممکن نہیں۔ ان اکابر نے سوچ سمجھ کر اتنا جاندار فتویٰ مرتب کیا، اس میں تمام جزئیات کو شامل کرکے اتنا جامع بنادیا کہ ایک صدی گزرنے کے باوجود اس کی آب و تاب و جامعیت جوں کی توں باقی ہے۔ اس کے بعد ۱۳۳۲ھ میں دارالعلوم دیوبند سے ایک فتویٰ جاری ہوا جس میں قادیانیوں سے رشتہ ناتہ کو حرام قرار دیا گیا تھا۔ یہ فتویٰ حضرت مولانا مفتی عزیزالرحمن صاحب کا مرتب کردہ ہے، اس پر دیوبند سے حضرت مولانا سید اصغر حسینؒ، حضرت مولانا رسول خانؒ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، حضرت مولانا گل محمد خانؒ، سہارنپور سے مظاہرالعلوم کے مہتمم حضرت مولانا عنایت الٰہیؒ، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ، حضرت مولانا عبدالرحمن کامل پوریؒ، حضرت مولانا عبداللطیفؒ، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھیؒ، تھانہ بھون سے حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ، رائے پور سے حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ، دہلی سے حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ غرض کلکتہ، بنارس، لکھنؤ، آگرہ، مرادآباد، لاہور، امرتسر، لدھیانہ، پشاور، راولپنڈی، ملتان، ہوشیارپور، گورداسپور، جہلم، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، حیدرآباد دکن، بھوپال، رام پور، وغیرہ سے سینکڑوں علمائے کرام کے دستخط ہیں۔ اس فتویٰ کا نام "فتویٰ تکفیر قادیان" ہے۔ یہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند سے شائع ہوا۔

قادیانیوں کے خلاف مقدمات:

حضرات علمائے دیوبند کی مساعی جمیلہ کے صدقے پوری امت کے تمام مکاتب فکر قادیانیوں کے خلاف صف آرا ہوگئے تو پورے متحدہ ہندوستان میں قادیانیوں کا کفر امت محمدیہ پر آشکارا ہوا۔ یوں تو ہندوستان کی مختلف عدالتوں نے قادیانیوں کے خلاف فیصلے دیئے۔ ماریشس تک کی عدالتوں کے فیصلہ جات قادیانیوں کے خلاف موجود ہیں لیکن سب سے زیادہ جس مقدمہ نے شہرت حاصل کی اور جو ہر عام و خاص کی توجہ کا مرکز بن گیا وہ "مقدمہ بہاولپور" ہے۔ علمائے بہاولپور کی دعوت پر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا ابوالوفا شاہجہانپوریؒ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ، حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ ایسے اکابر علمائے دیوبند نے بہاولپور ایسے دور افتادہ شہر آکر کیس کی وکالت کی۔ اس مقدمہ کی ۱۹۲۶ء سے لے کر ۱۹۳۵ء تک کارروائی چلتی رہی۔ اس مقدمہ میں جج نے قادیانیت کے کفر پر عدالتی مہر لگا کر قادیانیت کے وجود میں ایسا کیل ٹھونکا جس سے قادیانیت بلبلا اٹھی۔ سپریم کورٹ کے تمام فیصلوں کی بنیاد یہی فیصلہ ہے جس کی

کامیابی میں فرزندانِ دیوبند سب سے نمایاں ہیں۔ فلحمد للہ اولاً و آخراً۔

قادیانیت کا جماعتی سطح پر احتساب:

فرد کا مقابلہ فرد اور جماعت کا مقابلہ جماعت ہی کر سکتی ہے۔ چنانچہ مارچ ۱۹۳۰ء کو لاہور میں انجمن خدام الدین کے سالانہ اجتماع میں جو حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کی دعوت پر منعقد ہوا تھا ملک بھر سے پانچ سو علمائے کرام کے اجتماع میں امام العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو "امیر شریعت" کا خطاب دیا اور قادیانیت کے محاذ کی ان پر ذمہ داری ڈالی۔ اس وقت قادیانیت کے خلاف افراد اور اداروں کی محنت میں دارالعلوم دیوبند کا کردار قابل رشک تھا۔ ندوۃ العلماء لکھنؤ کے بانی حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ تو گویا تکوینی طور پر محاذ ختم نبوت کے انچارج تھے۔ قادیانیوں کے خلاف ان کا اور مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ کا وجود ہندوستان کی دھرتی پر درۂ عمرؓ کی حیثیت رکھتا تھا۔ اب جماعتی سطح پر قادیانیوں کے احتساب کے لئے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی ڈیوٹی لگی۔ آپ نے مجلس احرار اسلام ہند میں مستقل شعبہ تبلیغ قائم کر دیا۔ جمعیۃ علمائے ہند اور دارالعلوم دیوبند کی پوری قیادت کا ان پر اس سلسلہ میں بھرپور اعتماد تھا۔ حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ ایسے مقبولانِ بارگاہ الٰہی نے سرپرستی سے سرفراز فرمایا۔

قادیان کانفرنس:

اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے مجلس احرار اسلام ہند نے ۲۲،۲۱،۲۰/اکتوبر ۱۹۳۴ء کو قادیان میں کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اس میں ان اکابرین ملت نے قادیانیت کا مقابلہ کیا۔ فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ، حضرت مولانا عنایت علی چشتی، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، حضرت مولانا رحمت اللہ مہاجر مکیؒ وغیرہ ان سب حضرات نے قادیان میں رہ کر قادیانیت کو ناکوں چنے چبوائے۔ اللہ تعالیٰ کے کرم کے فیصلوں کو دیکھو کہ یہ سب حضرات خانوادۂ دیوبند سے تعلق رکھتے تھے۔ اس کانفرنس میں علمائے کرام نے ملک کے چپہ چپہ میں قادیانی عقائد و عزائم کی قلعی کھولنے کی ایک لہر پیدا کر دی۔

امام العصر علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ:

امام العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کو قدرت نے قادیانیت کے خلاف سراپا تحریک بنا دیا تھا۔ آپ نے اپنے شاگردوں کی ایک مستقل جماعت کو قادیانیت کے خلاف تحریری و تقریری میدان میں لگایا تھا۔ حضرت مولانا بدر عالم میرٹھیؒ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، مولانا غلام اللہ خانؒ، حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ ایسے جید علمائے امت جنہوں نے قادیانیت کو ناکوں چنے چبوائے، یہ سب حضرت کشمیریؒ کے شاگرد تھے۔ دارالعلوم دیوبند کی مسند حدیث پر بیٹھ کر اس مرد قلندر نے اس فتنہ عمیاء قادیانیت کے خلاف محاذ قائم کیا جسے دیانت دار مورخ سنہرے حروف سے لکھنے پر مجبور ہے۔

پاکستان اور قادیانیت:

۱۹۴۷ء میں پاکستان بنا، قادیانی جماعت کا الٹ پادری مرزا محمود قادیان چھوڑ کر پاکستان آ گیا، پنجاب کے پہلے انگریز گورنر موڈی کے حکم پر چنیوٹ کے قریب ان کو لب دریا ایک ہزار چونتیس ایکڑ زمین عطیہ کے طور پر الاٹ کی گئی۔ فی مرلہ ایک آنہ کے حساب سے صرف رجسٹری کے کل اخراجات -/10,034 روپے وصول کئے۔ قادیانیوں نے بلاشرکت غیرے وہاں پر اپنی اسٹیٹ "مرزائیل" کی اسرائیل کی طرز پر بنیاد رکھی۔ ظفر اللہ قادیانی پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنا۔ اس نے سرکاری خزانہ سے آب و دانہ لے کر قادیانیت کی لاش کو دنیا بھر میں متعارف کرایا۔ انگریز خود چلا گیا مگر جاتے ہوئے اسلامیانِ برصغیر کے لئے اپنی لے پالک اولاد قادیانیت کے لئے ایک مضبوط بیس مہیا کر گیا۔ قادیانی علی الاعلان اقتدار کے خواب دیکھنے لگے۔ ان پر کوئی روک ٹوک نہ تھی۔ قادیانیوں کی تعلّی اور لن ترانیاں دیکھ کر اسلامیانِ پاکستان کا ہر درد رکھنے والا شخص اس صورت سے پریشان تھا۔ قادیانی منہ زور گھوڑے کی طرح ہوا پر سوار تھے۔ ملک میں جداگانہ طرز انتخاب پر الیکشن کرانے کا فیصلہ کیا گیا لیکن قادیانیوں کو مسلمانوں کا حصہ شمار کیا گیا۔ چنانچہ اس صورت حال کو دیکھ کر حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے شیر اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ اور مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کو بریلوی مکتبہ فکر کے رہنما مولانا ابوالحسنات قادریؒ کے ہاں بھیجا۔ دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث، شیعہ مکاتب فکر اکٹھے ہوئے اور قادیانیوں کے خلاف تحریک چلی جسے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کہا جاتا ہے۔ اس تحریک میں مرکزی کردار ابنائے دارالعلوم دیوبند کا تھا۔ اس تحریک نے قادیانیوں کے منہ زور گھوڑے کو لنگڑا کر دیا۔ ظفر اللہ قادیانی ملعون اپنی وزارت سے آنجہانی ہو گیا۔ قادیانیت کی اس تڑاخ سے ہڈیاں ٹوٹیں کہ وہ زمین پر رینگنے لگی۔ عقیدۂ ختم نبوت کی ان عظیم خدمات پر دارالعلوم دیوبند کے فیض یافتگان کو جتنا خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔ قبل ازیں ۱۹۴۹ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے جس پلیٹ فارم کا اعلان ہوا تھا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت

کے بعد اسے مستقل جماعت کے طور پر قادیانیت کے احتساب کے لئے منظم کیا گیا جبکہ سیاسی و مذہبی طور پر اسلامیان پاکستان کی رہنمائی اور اسلامی نظام کے نفاذ اور اشاعت دین کے لئے ”جمعیت علماً اسلام پاکستان“ کی تشکیل کی گئی۔ یہ سب ابنائے دارالعلوم کا کارنامہ ہے۔ جمعیت علماً اسلام پاکستان نے ایوبی دور میں مغربی پاکستان اسمبلی میں شیر اسلام مولانا غلام غوث ہزارویؒ اور قومی اسمبلی میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کی قیادت باسعادت میں ”تحفظ ختم نبوت“ کے لئے جو خدمات انجام دیں وہ تاریخ کا حصہ ہیں، غرض مذہبی اور سیاسی اعتبار سے قادیانیت کا احتساب کیا گیا ”مغربی آقاؤں“ کے اشارے پر قادیانی ”فوج“ و دیگر سرکاری دوائر میں سرگرم عمل تھے علماً کرام کی مستقل جماعت مولانا احمد علی لاہوریؒ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا گل بادشاہؒ، مولانا محمد یوسف بنوریؒ، مولانا خیر محمد جالندھریؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ، مولانا عبدالرحمن میانویؒ، مولانا محمد حیاتؒ، مولانا عبدالقیومؒ، مولانا عبدالواحدؒ، مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ اور ان کے ہزاروں شاگرد لاکھوں متوسلین کروڑوں متعلقین نے جو خدمات سرانجام دیں وہ سب دارالعلوم کا فیضان نظر ہے۔ سب اسماً گرامی کا احتصار واحصاً ممکن نہیں وہ سب حضرات جنہوں نے اس سلسلہ میں خدمات سرانجام دیں ہمارے ان الفاظ کے لکھنے کے محتاج نہیں وہ یقیناً رب کریم کے حضور اپنے حسنات کا اجر پا چکے۔ (فنعم اجرالعالمین)

قرارداد رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ:

رابطہ کا سالانہ اجتماع اپریل ۷۴ء میں منعقد ہوا، مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی ندویؒ، شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ اور دوسرے اکابرین دیوبند اس اجتماع میں نہ صرف موجود تھے بلکہ اس قرارداد پاس کرانے کے داعی تھے۔ رابطہ عالم اسلامی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے خلاف قرارداد منظور کی جو دوررس نتائج کی حامل ہے، اس سے پوری دنیا کے علماً اسلام کا قادیانیت کے کفر پر اجماع منعقد ہو گیا۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء:

اللہ رب العزت کے فضل واحسان کے بموجب ۱۹۷۰ء میں جمعیت علماً اسلام پاکستان کی مثالی جدوجہد سے مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، شیر اسلام مولانا غلام غوث ہزارویؒ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق، مولانا عبدالحکیم، مولانا صدر الشہیدؒ اور دیگر حضرات قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم برسر اقتدار آئے، قادیانیوں نے ۱۹۷۰ء میں پیپلز پارٹی کی دامے درمے اور افرادی مدد کی تھی، قادیانیوں نے پھر پر پرزے نکالے۔ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباً پر قاتلانہ حملہ کیا، اس کے نتیجہ میں تحریک چلی اسلامیان پاکستان ایک پلیٹ فارم ”مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان“ پر جمع ہوئے جس کی قیادت دارالعلوم دیوبند کے مرد جلیل، محدث کبیر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ نے فرمائی اور قومی اسمبلی میں امت مسلمہ کی نمائندگی کا شرف حق تعالیٰ نے دارالعلوم دیوبند کے عظیم سپوت مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کو بخشا۔ یوں قادیانی قانونی طور پر اپنے منطقی انجام کو پہنچے اور ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ کہاں قادیانی اقتدار کا خواب اور کہاں چوہڑوں، چماروں میں ان کا شمار، اس پوری جدوجہد میں دارالعلوم دیوبند کے فیض یافتگان کی خدمات اللہ رب العزت کے فضل و کرم کا اظہار ہے، غرض دارالعلوم دیوبند کے سرپرست اول حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی ”الف“ سے تحفظ ختم نبوت کی جو تحریک شروع ہوئی وہ شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی ”یاء“ پر کامیابی سے سرفراز ہوئی۔

قومی اسمبلی میں قادیانیوں کے متعلق جو کارروائی ہوئی وہ سب قومی ”تاریخی دستاویز“ کے نام سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کردی ہے۔ قومی اسمبلی میں دارالعلوم دیوبند کے فیض یافتگان ہمارے اکابر نے مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کی قیادت باسعادت میں قادیانیوں کو جس طرح چاروں شانے چت کیا یہ دستاویز اس پر ”شاہد عدل“ ہے۔ قادیانیوں نے اسمبلی میں ایک محضر نامہ پیش کیا تھا جس کا جواب مولانا مفتی محمودؒ اور مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی نگرانی میں مولانا محمد تقی عثمانی اور مولانا سمیع الحق نے لکھا۔ حوالہ جات مولانا محمد حیاتؒ اور مولانا عبدالرحیم اشعرؒ نے فراہم کئے اور قومی اسمبلی میں اسے مفکر اسلام قائد جمعیت مولانا مفتی محمودؒ نے پڑھا۔

جناب ذوالفقار علی بھٹو کے بعد جنرل محمد ضیاً الحق برسراقتدار آئے ان کے زمانہ میں پھر قادیانیوں نے پر پرزے نکالے ایک بار ووٹنگ لسٹوں کے حلف نامہ میں تبدیلی کی گئی، اس زمانہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد شریف جالندھریؒ بھاگم بھاگ جمعیت علماً اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کے پاس راولپنڈی پہنچے۔ حضرت مفتی صاحبؒ ملٹری ہسپتال میں پاؤں کے زخم کے علاج کے سلسلہ میں زیر علاج تھے۔ اس حالت میں حضرت مفتی صاحبؒ نے جنرل ضیاً الحق کو فون کیا۔ آپ کی للکار سے اقتدار کا نشہ ہرن ہوا اور وہ غلطی درست کردی گئی وہ غلطی نہ تھی بلکہ حقیقت میں قادیانیوں سے متعلق قانون کو نرم کرنے کی پہلی چال تھی، جسے دارالعلوم دیوبند کے ایک فرزند کی للکار حق نے ناکام بنادیا۔

۱۹۸۲ء میں جنرل ضیاالحق کے زمانہ اقتدار میں پرانے قوانین کی چھانٹی کا عمل شروع ہوا (جو قانون کہ اپنا مقصد حاصل کرچکے ہوں ان کو نکال دیا جائے)۔ اس موقعہ پر ابہام پیدا ہوگیا کہ قادیانیوں سے متعلق ترمیم بھی منسوخ ہوگئی ہے، اس پر ملک کے وکلا کی رائے لی گئی۔ اڑھائی سو وکلا کے دستخطوں سے مجلس تحفظ ختم نبوت نے روزنامہ جنگ میں اشتہار شائع کرایا۔ مولانا قاری سعیدالرحمن مہتمم جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ صدر راولپنڈی، مولانا سمیع الحق صاحب مہتمم جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک جنرل صاحب کو ملے ان کی کابینہ میں محترم جناب راجہ ظفرالحق وفاقی وزیر تھے ان کے مشورہ سے جنرل صاحب نے ایک آرڈی نینس منظور کیا اور قادیانیوں سے متعلق ترمیم کے بارے میں جو ابہام پایا جاتا تھا وہ دور ہوا اور اسلامیان پاکستان نے اطمینان کا سانس لیا۔ اس آرڈی نینس کو اس وقت بھی آئینی تحفظ حاصل ہے۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء:

جناب بھٹو کے زمانہ میں پاس شدہ آئینی ترمیم پر قانون سازی نہ ہوسکی۔ جنرل ضیاالحق کے زمانہ میں قادیانی خواہش تھی کہ کسی طرح یہ ترمیم منسوخ ہوجائے اس کے لئے وہ اندرون خانہ سازشوں میں مصروف تھے۔ قادیانی سازشوں اور اشتعال انگیز کارروائیوں سے مسلمانوں کے ردعمل نے تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء کی شکل اختیار کی۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ اور مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ اللہ کو پیارے ہوچکے تھے۔ اب اس نئی آزمائش میں دارالعلوم دیوبند کے زعما خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن، مولانا مفتی احمد الرحمنؒ، مولانا محمد اجمل خان، مولانا عبیداللہ انور، پیر طریقت مولانا عبدالکریم بیر شریف، مولانا محمد مراد ہالیجوی، مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا میاں سراج احمد دینپوری، مولانا سید محمد شاہ امروٹی، مولانا عبدالواحد، مولانا منیر الدین کوئٹہ، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا حبیب اللہ مختار شہیدؒ، مولانا محمد لقمان علی پوریؒ، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا ضیاالقاسمیؒ، مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا سید امیر حسین گیلانی، ایسے ہزاروں علمائے حق کی قیادت میں تحریک کی قیادت کی اور اس کے نتیجہ میں قادیانیوں کے متعلق پھر قانون سازی کے اس خلا کو پُر کرنے کے لئے امتناع قادیانیت آرڈی نینس منظور ہوا۔

یہ آرڈی نینس اس وقت قانون کا حصہ ہے، اس سے یہ فوائد حاصل ہوئے:

۱:...... قادیانی اپنی جماعت کے چیف گرو یا لاٹ پادری کو امیرالمومنین نہیں کہہ سکتے۔

۲:...... قادیانی اپنی جماعت کے سربراہ کو خلیفۃ المومنین یا خلیفۃ المسلمین نہیں کہہ سکتے۔

۳:...... مرزا غلام احمد قادیانی کے کسی مرید کو معاذاللہ ''صحابی'' نہیں کہہ سکتے۔

۴:...... مرزا قادیانی کے کسی مرید کے لئے وہ ''رضی اللہ عنہ'' نہیں لکھ سکتے۔

۵:...... مرزا غلام احمد قادیانی کی بیوی کے لئے وہ ''ام المومنین'' کا لفظ استعمال نہیں کرسکتے۔

۶:...... قادیانی اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔

۷:...... قادیانی اذان نہیں دے سکتے۔

۸:...... قادیانی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔

۹:...... قادیانی اپنے مذہب کو اسلام نہیں کہہ سکتے۔

۱۰:...... قادیانی اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کرسکتے۔

۱۱:...... قادیانی اپنے مذہب کی دعوت نہیں دے سکتے۔

۱۲:...... قادیانی مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح نہیں کرسکتے۔

۱۳:...... قادیانی کسی بھی طرح اپنے آپ کو مسلمان شمار نہیں کرسکتے۔

۱۴:...... غرض کہ کوئی بھی شعائر اسلام استعمال نہیں کرسکتے۔

بحمدہ تعالیٰ اس قانون کے منظور ہونے سے قادیانی جماعت کا سالانہ جلسہ جسے وہ ظلی حج قرار دیتے تھے، پاکستان میں اس پر پابندی لگی۔ قادیانی جماعت کے چیف گرو، لاٹ پادری مرزا طاہر کو ملک چھوڑ کر لندن جانا پڑا۔ اس تمام تر کامیابی و کامرانی کے لئے ''ابنائے دارالعلوم دیوبند'' نے جو خدمات سرانجام دیں ان کو کوئی منصف مزاج نظر انداز نہیں کرسکتا۔ اس قانون کے نافذ ہوتے ہی قادیانیوں کے لئے ''نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن'' والا قصہ ہوگیا۔

مقدمات:

۱:...... قادیانیوں نے وفاقی شرعی عدالت میں اس قانون کو چیلنج کردیا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے حکم پر کیس کی تیاری اور پیروی کے لئے شہید مظلوم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ، حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر صاحب پر مشتمل جماعت نے لاہور ڈیرے لگا دیئے۔ ملتان عالمی مجلس کے مرکزی کتب خانہ سے بیسیوں بکس کتب کے بھر کے لاہور لائے گئے، فوٹو اسٹیٹ مشین کا اہتمام کیا گیا، جامعہ اشرفیہ لاہور کی

لائبریری اس کیس کی پیروی کے لئے جامعہ کے حضرات نے وقف کر دی۔ ۱۵/ جولائی سے ۱۲/ اگست ۱۹۸۴ء تک اس کی سماعت جاری رہی۔ حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم اور خانقاہ رائے پور کی روایات کے امین حضرت اقدس سید نفیس الحسینی اور مفکر اسلام علامہ ڈاکٹر خالد محمود بھی تشریف لاتے رہے۔ لاہور کی تمام جماعتوں نے بھرپور حصہ لیا اور بالکل بہاولپور کے مقدمہ کی یاد تازہ ہوگئی۔ اللہ رب العزت نے اپنے فضل وکرم سے نہایت ہی کرم کا معاملہ فرمایا۔ ۱۲/ اگست ۱۹۸۴ء کو جب فیصلہ آیا تو قادیانیوں کی رٹ خارج کر دی گئی" کفر ہار گیا، اسلام جیت گیا" تفصیلی فیصلہ جسٹس فخر عالم نے تحریر کیا۔

۲...... قادیانیوں نے اس فیصلہ کے خلاف وفاقی شرعی عدالت کی اپیل بنچ سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی۔ اللہ رب العزت نے فضل فرمایا۔ ۱۲/ جنوری ۱۹۸۸ء سپریم کورٹ اپیل بنچ نے بھی مسترد کر دیا۔ اسی طرح قادیانیوں نے لاہور، کوئٹہ، کراچی ہائیکورٹس میں کیس دائر کئے، تمام جگہ ان کو ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔ قادیانی ان تمام مقدمات کی اپیل سپریم کورٹ آف پاکستان میں لے کر گئے۔ حق تعالیٰ شانہ نے یہاں بھی فیض یافتگان دارالعلوم دیوبند کو توفیق بخشی۔ اس کی پیروی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا علامہ احمد میاں حمادی، شہید اسلام مولانا محمد عبداللہؒ، قاری محمد امین، مولانا محمد رمضان علویؒ، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ کے جانشین مولانا قاضی احسان احمدؒ، مولانا عبدالرؤفؒ اور اسلام آباد، راولپنڈی کے تمام ائمہ وخطبا نے ایمانی جر[illegible]ت و دینی حمیت کا مظاہرہ کیا۔ یوں ۳/ جنوری ۱۹۹۳ء کو سپریم کورٹ آف پاکستان کے پانچ جج صاحبان پر مشتمل بنچ نے قادیانیوں کے خلاف فیصلہ دیا۔ بحمد و تعالیٰ ان تمام فیصلہ جات پر مشتمل کتاب "قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے" شائع شدہ ہے، جس میں دیگر تفصیلات ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

۳...... اسی طرح قادیانیوں نے جوہانسبرگ افریقہ میں ایک مقدمہ دائر کیا۔ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، حضرت مولانا مفتی زین العابدین، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر، ڈاکٹر محمود احمد غازی، علامہ ڈاکٹر خالد محمود، مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا منظور احمد الحسینی نے اس کی پیروی کے لئے وہاں کے سفر کئے یہ فیصلہ بھی قادیانیوں کے خلاف ہوا۔

بیرون ممالک:

امتناع قادیانیت قانون کے نافذ ہوتے ہی

باقی صفحہ 16 پر

انوار حسین حقی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم خانقاہ سراجیہ سے انٹرویو

مولانا ابوسعد احمد خان موضع بھکو ضلع میانوالی کے رہنے والے تھے جنہوں نے دریائے سندھ کے کٹاؤ کے باعث نقل مکانی کر کے ۱۹۲۰ء میں اپنے پیرو مرشد حضرت خواجہ سراج الدینؒ کے نام سے دریائے سندھ کے مشرق میں تقریباً دس کلومیٹر کے فاصلے پر ایک چھوٹی سی بستی آباد کی بعد ازاں جو خانقاہ سراجیہ کے نام سے موسوم ہوئی۔ ۱۹۲۲ء میں خانقاہ کی موجودہ شکل وہیئت کی تعمیر و تکمیل ہوئی۔ ۱۹۴۱ء میں مولانا محمد عبداللہؒ خانقاہ کے جانشین مقرر ہوئے جو کہ سولہ سال تک خانقاہ کے سجادہ نشین رہے۔ ۱۹۵۶ء میں مولانا محمد عبداللہؒ کے انتقال کے بعد حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم نے خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی کی نظامت سنبھالی۔ آج خانقاہ سراجیہ نہ صرف پاکستان کے علماً و صلحاً اور عوام الناس کے لئے باعث اصلاح دینی اور ایمانی ہے بلکہ دنیا کے کثر ممالک کے لوگ خانقاہ کے سجادہ نشین حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی عظیم شخصیت سے نہ صرف واقف ہیں بلکہ عقیدت مند اور مریدین ہیں۔ خانقاہ سراجیہ میں ایک خوبصورت مسجد مدرسہ عربیہ سعدیہ عظیم الشان لائبریری اور ایک پر شکوہ مہمان خانہ ہے جبکہ خوبصورت مسجد کے عقب میں بزرگان دین کی قبور ہیں جہاں بیسیوں لوگ ہر وقت مسنون طریقہ سے ایصال ثواب کرتے ہوئے نظر آتے ہیں' خانقاہ سراجیہ تقریباً ۸۰ سال سے مرجع خواص و عام ہے اور علماً' صلحاً اور عوام الناس' حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم سے مستفیض ہونے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ (م الف ک)

خواجہ خان محمد آف خانقاہ سراجیہ ۱۹۲۰ء میں موضع ڈنگ ضلع میانوالی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام ملک خواجہ عمر تھا اور آپ ٹکور راجپوت قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے والد خانقاہ سراجیہ کے بانی مولانا ابوالسعد احمد خانؒ کے چچازاد بھائی تھے۔ خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے چھٹی جماعت تک تعلیم لوئر مڈل اسکول کھولہ سے حاصل کی' اس کے بعد اسکول کی تعلیم کو خیرباد کہہ کر علوم عربیہ کی تعلیم کی طرف راغب ہوئے اور بانی خانقاہ سراجیہ کی خواہش پر خانقاہ آ گئے۔ خانقاہ سراجیہ آنے کے بعد آپ نے مولانا سید عبداللطیف سے قرآن پاک کی تعلیم حاصل کی۔ مولانا محمد عبداللہؒ سے فارسی نظم و نثر اور علم صرف و نحو کی کتابیں پڑھیں' بعد ازاں دارالعلوم عزیزیہ بھیرہ سے متوسطات عربیہ کی تحصیل کی۔ مولانا خان محمد مشکوٰۃ شریف' جلالین' ہدایہ مقامات حریری اور دیگر کتب کے علم کے حصول کے لئے "جامعہ اسلامیہ" ڈابھیل ضلع سورت بھارت چلے گئے۔ ۱۳۶۲ھ میں حدیث و تفسیر کی تعلیم کے لئے دارالعلوم دیوبند گئے جہاں انہوں نے مولانا اعزاز علی اور دیگر اساتذہ سے دورۂ حدیث شریف پڑھا' ان دنوں مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نظر بند تھے۔

آپ کی شادی بانی خانقاہ سراجیہ مولانا ابو السعد احمد خانؒ کی صاحبزادی سے ہوئی' جن کے بطن سے آپ کے تین صاحبزادے عزیز احمد' خلیل احمد' رشید احمد اور ایک صاحبزادی پیدا ہوئی۔ اہلیہ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد آپ نے دوسری شادی کی جن سے دو صاحبزادے سعید احمد اور نجیب احمد پیدا ہوئے۔

۱۹۵٦ء میں مولانا عبداللہؒ کی وفات کے بعد آپ نے ان کے جانشین کے طور پر خانقاہ سراجیہ کی تربیت کی ذمہ داری سنبھالی۔ مولانا خواجہ خان محمد صاحب کو ابتداء ہی سے عقیدۂ ختم نبوت سے والہانہ لگاؤ اور عشق ہے۔ آپ تحفظ ختم نبوت کی تحریکوں میں پیش پیش رہے۔ تحریک ختم نبوت کے دوران پانچ اپریل ۱۹۵۳ء کو سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار ہونے کے بعد میانوالی جیل میں پابند سلاسل رہے۔ ۹/اپریل ۱۹۷۴ء کو آپ مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر اول مقرر ہوئے۔ ۷/اکتوبر ۱۹۷۷ء کو آپ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتویں امیر کے طور پر ذمہ داریاں سنبھالیں۔

آپ کے ارادت مندوں کی کثیر تعداد ملک و بیرون ملک پھیلی ہوئی ہے۔ حضرت مولانا خواجہ خواجگان خان محمد دامت برکاتہم سے ہونے والی خصوصی گفتگو نذر قارئین کی جاتی ہے۔

سوال: خواجہ صاحب دامت برکاتہم عالم اسلام ان دنوں ابتلاء و آزمائش کے دور سے گزر رہا ہے' عالم اسلام کو درپیش موجودہ حالات کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

جواب: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ عہد حاضر ملت اسلامیہ کے لئے شدید ترین مشکلات کا

دور ہے۔ مشرق وسطیٰ میں یہودی ریاست ''اسرائیل'' اپنے عالمی سرپرستوں کی نگرانی میں فلسطینی مسلمانوں پر زمین تنگ کئے ہوئے ہے' البانیہ کے مسلمان بھی بہت زیادہ تکالیف میں ہیں کشمیری مسلمانوں پر ظلم و بربریت کی انتہا ہو چکی ہے' افغانستان پر اقوام متحدہ کی بلاجواز پابندیوں نے افغان مسلمانوں کے لئے خواہ مخواہ کی جان لیوا مشکلات پیدا کر رکھی ہیں' برما کے مسلمان بھی ظلم و ستم کا شکار ہیں' دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت بھارت میں مسجدیں گرائی جارہی ہیں' مسلمانوں کو شہید کیا جارہا ہے' استعماری طاقتیں عالم اسلام سے خطرہ محسوس کر رہی ہیں' اس لئے یہ تمام طاغوتی قوتیں مسلمانوں کے خلاف متحد ہو چکی ہیں' اغیار کی سازشوں کا واحد حل یہ ہے کہ امت مسلمہ ہر قسم کے فروعی اختلافات بھلا کر متحد ہو اور شریعت محمدی کی اتباع کو اولین اہمیت دے' ہماری زیادہ تر مشکلات کی وجہ یہ بھی ہے کہ ہم نے اللہ اور اس کے رسول کا راستہ چھوڑ دیا ہے۔ حضرت علامہ اقبالؒ نے شاید اسی لئے کہا تھا کہ:

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

سوال: حرمین شریفین اور دیگر عرب ممالک میں امریکی اور یورپی افواج بدستور موجود ہیں' کیا ان استعماری فوجوں کو بلاد حرمین سے نکل جانا چاہئے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے عالم عرب کو دین اسلام کی برکتوں کے طفیل تیل کی جس گراں قدر دولت سے نوازا ہے' مغربی ممالک اسے للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہیں' اس دولت کو ہتھیانے اور مسلم ممالک کے وسائل پر قبضے کا خواب لے کر امریکہ اور دیگر یورپی ممالک کی افواج مملکت سعودیہ اور دیگر عرب ممالک میں ایک سازش کے تحت موجود ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ سعودی عرب اور دیگر اسلامی ممالک میں غیر ملکی افواج کا کوئی جواز نہیں ہے' لہٰذا ہمارا مطالبہ ہے کہ سعودی عرب سمیت تمام اسلامی ممالک سے تمام غیر ملکی افواج واپس چلی جائیں۔ فلسطینیوں پر ظلم و ستم بند کیا جائے' یہ صرف ہمارا مطالبہ ہی نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کے دل کی آواز ہے۔

سوال: پاکستان کی مجموعی صورت حال کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

جواب: اسلامیان ہند نے پاکستان نظام اسلام کے نفاذ کے لئے حاصل کیا تھا' لیکن آج ہم اپنے راستے سے بھٹک گئے ہیں' گزشتہ ۵۴ سالوں سے ہم نے قیام پاکستان کے مقاصد حاصل کرنے کے لئے وہ نہیں کیا جو ہمیں کرنا چاہئے تھا۔ ہمارے رہنماؤں اور سیاسی قائدین نے پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ کے نعرے کو بھلا دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہاں فروعی و فرقہ وارانہ اختلافات لسانی' علاقائی اور صوبائی عصبیتیں پیدا ہو چکی ہیں' امن وامان کا فقدان ایک مستقل مسئلہ بنا ہوا ہے' ان تمام مسائل کا حل شریعت محمدیؐ کی اتباع میں ہے۔ لہٰذا ہمارا مطالبہ ہے کہ مملکت پاکستان میں فوری طور پر قرآن و سنت کا مکمل نظام قائم کیا جائے اور حکومت سود کے خاتمے کے لئے سپریم کورٹ کے تاریخ ساز فیصلے پر مقررہ مدت کے اندر عملدرآمد یقینی بنائے ورنہ دینی قوتوں کی جانب سے ہونے والی مزاحمت کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہے۔

سوال: دور حاضر کی دینی قوتیں بھی منقسم ہیں' تبلیغ اور جہاد سے وابستہ قوتیں خانقاہی نظام سے نجات چاہتی ہیں' اس حوالے سے آپ کچھ کہنا پسند فرمائیں گے؟

جواب: اسلام اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ایسا مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے تمام شعبوں پر محیط ہے' تبلیغ' جہاد اور خانقاہی نظام اسلام کے مختلف شعبے ہیں' اگر یہ تمام شعبے اکٹھے ہو کر چلیں گے تو کامیابی ان کے قدم چومے گی' علیحدہ سے کوئی شعبہ مکمل طور پر کامیاب نہیں ہو سکتا' نیکی کی ترغیب اور برائی سے روکنے کے قرآنی حکم کی تعمیل کے لئے تبلیغ کا راستہ اختیار کیا جاتا ہے' جب دشمنان اسلام کی سرگرمیاں حد سے بڑھ جائیں مسلمانوں کے جان و مال' عزت و آبرو اور ایمان و عقیدے کو خطرات لاحق ہوں تو مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔ خانقاہی نظام بھی اسلام کی ترویج و اشاعت اور جہاد و تبلیغ کے فرائض کی انجام دہی سے متعلقہ نظام ہے۔ آپ نے جن تین شعبوں کا ذکر کیا ہے ان میں آپس میں کوئی رقابت یا تضاد نہیں یہ دین اسلام کے مختلف شعبے ہیں جن میں باہمی ربط و تعاون ضروری ہے۔

سوال: عقیدۂ ختم نبوت ہمارے ایمان کا حصہ ہے' برصغیر میں استعماری طاقتوں نے قادیانیت کا فتنہ کھڑا کیا۔ رد قادیانیت کے لئے برصغیر کے مسلمانوں نے عظیم جدوجہد ہی نہیں کی بلکہ گرانقدر قربانیاں بھی دیں۔ آپ بطور امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کیا کہنا پسند کریں گے؟

جواب: متحدہ ہندوستان میں انگریز اپنے جور و ستم اور استبدادی حربوں سے جب مسلمانوں کے قلوب کو مغلوب نہ کر سکا تو ایک تفصیلی سروے کے بعد انگریز استعمار اس نتیجہ پر پہنچا کہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد مٹانے کے لئے ضروری

ہے کہ کسی ایسے شخص سے نبوت کا دعویٰ کرایا جائے جو جہاد کو حرام اور انگریز کی اطاعت کو مسلمانوں پر اولوالامر کی حیثیت سے فرض قرار دے۔ اس مقصد کے لئے انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی کا انتخاب کیا۔ مرزا قادیانی کے گوشت پوست میں انگریز کی وفاداری اور مسلمانوں سے غداری رچی بسی تھی' یہاں میں یہ بات کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ قطب عالم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے اپنے نور ایمانی اور بصیرت وجدانی سے مرزا قادیانی کے دعویٰ سے بہت پہلے پنجاب کے معروف روحانی بزرگ حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ سے حجاز مقدس میں ارشاد فرمایا کہ: ''پنجاب میں ایک فتنہ اٹھنے والا ہے' اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے خلاف آپ سے کام لیں گے۔'' رد قادیانیت کے سلسلہ میں امت محمدیہ کے جن خوش نصیب وخوش بخت حضرات نے بڑی تندہی اور جانفشانی سے کام کیا ان میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ حضرت مولانا پیر مہر علی شاہؒ مولانا محمد علی مونگیریؒ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ حضرت مولانا محمد حسین بٹالویؒ حضرت مولانا نذیر حسین دہلویؒ مولانا ظفر علی خانؒ مولانا پیر جماعت علی شاہؒ سمیت بہت سے قابل احترام اور معتبر نام ہیں۔ وقت کی کمی کے باعث سب کا ذکر فرداً فرداً ممکن نہیں رد قادیانیت کے حوالے سے مقدمہ بہاولپور میں عبدالرزاق نامی ایک شخص مرزائی ہو کر مرتد ہو گیا' اس کی منکوحہ غلام عائشہ بنت مولوی الٰہی بخش نے سن بلوغ کو پہنچ کر ۲۴/ جولائی ۱۹۲۶ء کو فسخ نکاح کا دعویٰ احمد پور شرقیہ کی مقامی عدالت میں دائر کر دیا۔ ۱۹۳۱ء تک ابتدائی مراحل طے کر کے پھر ۱۹۳۲ء میں ڈسٹرکٹ جج بہاولپور کی عدالت میں بغرض شرعی تحقیق واپس ہوا۔ آخر کار ۷/ فروری ۱۹۳۵ء کو مذکورہ مقدمہ کا فیصلہ مدعیہ کے حق میں ہوا۔ بہاولپور ایک اسلامی ریاست تھی اور اس کے والی صادق محمد خان خامس عباسی مرحوم ایک سچے مسلمان اور عاشق رسول تھے۔ خواجہ غلام فریدؒ بہاولپور کے معروف بزرگ کے عقیدت مند تھے۔ خواجہ غلام فریدؒ کے تمام خلفاء کو اس مقدمہ میں گہری دلچسپی تھی۔ اس وقت جامعہ عباسیہ بہاولپور کے شیخ الجامعہ مولانا غلام محمد گھوٹوی مرحوم تھے۔ جو حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کے ارادت مند تھے' لیکن اس مقدمہ کی پیروی اور امت محمدیہ کی طرف سے نمائندگی کے لئے سب کی نگاہ انتخاب دیوبند کے فرزند شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ پر پڑی' پورے ہندوستان کی نظر اس مقدمے پر مرکوز تھی' مولانا غلام محمد گھوٹوی' مولانا محمد حسین کولوتارڑوی' مولانا مفتی محمد شفیع' مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری' مولانا نجم الدین' مولانا ابوالوفا شاہ جہانپوری' اور مولانا انور شاہ کشمیری رحمہم اللہ کے ایمان افروز اور کفر شکن بیانات ہوئے۔ مرزائیت بوکھلا گئی' نواب عباسی پر گورنمنٹ برطانیہ کا دباؤ بڑھا' فاضل جج محمد اکبر خان مرحوم کو ترغیب و تحریص کے دام میں پھنسانے کی کوشش کی گئی۔ بالآخر قادیانیت کے خلاف فیصلہ ہوا۔ بلاشبہ پوری امت جناب محمد اکبر خان جج مرحوم کی مرہون منت ہے کہ انہوں نے کمال عدل وانصاف' محنت وعرق ریزی سے ایسا فیصلہ لکھا کہ اس کا ایک ایک حرف قادیانیت کے تابوت میں کیل کی طرح پیوست ہو گیا۔

سوال: قیام پاکستان کے بعد چلنے والی تحریک ختم نبوت کے بارے میں آپ کچھ کہنا پسند فرمائیں گے؟

جواب: قیام پاکستان کے بعد متعدد مرتبہ ختم نبوت کے عقیدے کے تحفظ کے لئے تحریکیں چلیں' پاکستان بننے کے بعد بدنصیبی سے وزیر خارجہ کا منصب چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی کو سونپ دیا گیا' اس نے مرزائیت کے جنازہ کو اپنی وزارت کے کندھوں پر لاد کر اندرون ملک اور بیرون ملک اسے متعارف کروانے کی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا۔ اس صورت حال میں امیر شریعت حضرت سید عطاء شاہ بخاریؒ نے پوری امت کو بیدار کر کے ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا' پھر ۱۹۵۳ء میں پورا ملک قادیانیت کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا۔ اس میں ہر مسلک اور ہر مکتبہ فکر کے علماء مشائخ اور حضرات نے شرکت کی۔ اس دوران مولانا عبدالستار خان نیازیؒ کو سزائے موت بھی سنائی گئی۔ ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں چند سیٹوں پر قادیانی منتخب ہو گئے' اقتدار کے نشہ اور ایک سیاسی جماعت سے سیاسی وابستگی نے انہیں پاگل بنا دیا' وہ حالات کو اپنے لئے سازگار پا کر انقلاب کے ذریعہ اقتدار پر قبضہ کی ترکیبیں سوچنے لگے' قادیانی جرنیلوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں۔ ۲۹/ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر چناب ایکسپریس کے ذریعہ سفر کرنے والے نشتر میڈیکل کالج کے طلبہ پر قاتلانہ حملہ ہوا' تو تحریک چل پڑی۔ ان دنوں مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر تھے۔ ان کی دعوت پر امت کے تمام طبقات جمع ہوئے' آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت تشکیل پائی' جس کے سربراہ یوسف بنوریؒ تھے' اس وقت قومی اسمبلی کی تمام اپوزیشن مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان میں شریک ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم

نبوت کا اعجاز ملاحظہ ہو کہ تمام مذہبی وسیاسی جماعتوں نے متحد ہو کر ایک ہی نعرہ لگایا کہ مرزائیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اس وقت قومی اسمبلی میں مولانا مفتی محمود' مولانا غلام غوث ہزاروی' مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا عبدالحق' پروفیسر غفور احمد' مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری' مولانا عبدالحکیم' اور ان کے رفقاء نے ختم نبوت کی وکالت کی اور متفقہ طور پر اپوزیشن کی طرف سے مولانا شاہ احمد نورانی نے مرزائیوں کے خلاف قرارداد پیش کی۔ حکومت کی طرف سے دوسری قرارداد عبدالحفیظ پیرزادہ وزیر قانون نے پیش کی' قومی اسمبلی میں مرزائیت پر بحث شروع ہوگئی۔ پورے ملک میں مولانا سید محمد یوسف بنوری' نوابزادہ نصراللہ خان' آغا شورش کاشمیری' علامہ احسان الٰہی ظہیر' مولانا عبدالقادر روپڑی' مفتی زین العابدین' مولانا تاج محمود' مولانا محمد شریف جالندھری' مولانا عبدالستار خان نیازی' مولانا صاحبزادہ فضل رسول حیدر اور دیگر علماء نے چاروں صوبوں کے تمام مکاتب فکر کو جمع کر کے تحریک کے الاؤ کو ایندھن مہیا کیا' بالآخر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے مرزائیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ بعد ازاں ۱۹۸۳ء میں مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ مولانا محمد اسلم قریشی کو مرزا طاہر احمد قادیانی کے حکم پر مرزائیوں نے اغوا کیا تو ہم نے زبردست احتجاج کیا تھا۔

سوال: مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام کا پس منظر کیا تھا اور اس تنظیم نے آج تک کیا کامیابیاں حاصل کی ہیں؟

جواب: ۱۹۵۳ء میں مرزائیوں کے رہنما مرزا بشیر الدین محمود نے جو اپنے آپ کو خلیفہ کہلاتا تھا اعلان کیا کہ ہم ۱۹۵۲ء میں تمام بلوچستان کو احمدی صوبہ بنا دیں گے۔ قادیانیوں کا یہ اعلان امت مسلمہ کی غیرت وحمیت کو للکارنے کے مترادف تھا لہٰذا حضرت امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی تحریک پر یہ تنظیم قائم ہوئی۔ اس تنظیم اور تمام مکاتب فکر کے علماء کی جدوجہد کے نتیجے میں قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا گیا۔ جنوری ۱۹۷۵ء میں ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا گیا جو قیام پاکستان کے بعد سے قادیانیوں کی ریاست تھی۔ وہاں جنوری ۱۹۷۵ء میں پہلا جمعہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ نے دفتر ٹاؤن کمیٹی کے باہر لان میں پڑھایا۔ حکومت نے مسلم کالونی ربوہ کے لئے رقبہ مختص کیا اور ضروری عمارات تعمیر ہوئیں' جداگانہ طریق انتخاب رائج ہوا' مجلس کی کوششوں سے مرزائیوں کے دونوں فرقوں لاہوری اور قادیانی کے لئے علیحدہ علیحدہ ووٹ فارم طبع ہوئے۔ جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں امتناع قادیانیت آرڈی ننس جاری ہوا۔ ۱۹۸۳ء میں ہی ربوہ میں ہونے والے قادیانیوں کے روایتی سالانہ اجتماع پر پابندی عائد کر دی گئی۔

سوال: قادیانیت کے فروغ کے لئے جو مکروہ کوششیں ہو رہی ہیں' وہ کہاں تک کامیاب ہوئی ہیں؟

جواب: قادیانی اپنے استعماری آقاؤں کی سرپرستی میں قادیانیت پھیلانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ بیرون ملک جانے کے لئے ویزوں میں سہولت' ملازمت کی لالچ اور رشتوں کی آڑ میں قادیانیت پھیلانے کی مذموم کوشش ہو رہی ہے۔ این جی اوز فلاحی کاموں کی آڑ میں عیسائیت و مرزائیت پھیلا رہی ہیں' ایسے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام مکاتب فکر کے تعاون سے ردقادیانیت کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ ہم نے سروے کروایا مقام شکر ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے مرزائی کسی ایک مسلمان کو بھی عقیدۂ ختم نبوت سے منحرف نہیں کر سکے۔ اس سلسلہ میں تمام مسلمانوں کو بیدار رہنے کی ضرورت ہے' حکومت این جی اوز کے ذریعے قادیانیت اور عیسائیت پھیلانے کی سازشوں کا نوٹس لے۔ مسلمان شیزان کی طرح قادیانیوں کی دیگر مصنوعات کا بائیکاٹ بھی کریں۔

سوال: پرویزیت کو بھی ایک فتنہ قرار دیا گیا ہے لیکن پاکستان کے مختلف علاقوں میں پرویزیت کی تبلیغ کا کام جاری ہے اور معلوم ہوا ہے کہ ان کا ایک اشاعتی ادارہ بھی کام کر رہا ہے؟

جواب: پرویزیت بھی ایک فتنہ اور عالم اسلام کے خلاف سازش ہے۔ ہماری مجلس اور دیگر اہل ایمان حضرات اس فتنے کے تدارک کے لئے بھی کام کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ دین اسلام کے خلاف تمام فتنے ناکام و نامراد رہیں گے۔

سوال: پاکستان میں مختلف حکومتوں کی جانب سے وقتاً فوقتاً تحفظ ناموس رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کی بات کی جاتی ہے' اس حوالے سے آپ کچھ کہیں گے؟

جواب: ناموس رسالتؐ ہمارے ایمان کا حصہ ہے' کوئی بھی مسلمان ناموس رسالت کی توہین برداشت نہیں کر سکتا۔ تحفظ ناموس رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کی بات پاکستان میں حکمران امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کے دباؤ میں آ کر کرتے ہیں' لیکن کسی میں اتنی ہمت اور جرأت نہیں کہ وہ اس قانون میں ترمیم کی جرأت کرے۔ اگر کسی نے ایسا کرنے کی کوشش کی تو اس کے خلاف اسلامیان پاکستان ایک زبردست تحریک چلائیں

گے کہ الحفیظ والامان۔

سوال: حکومت کی جانب سے ایک تواتر کے ساتھ دینی مدارس کے نصاب میں تبدیلی اور مدارس پر سرکاری کنٹرول کی باتیں سامنے آرہی ہیں؟

جواب: حکومت کا جو کام ہے اسے وہ کرنا چاہئے' دینی مدارس کے نصاب میں تبدیلی اور مدارس پر سرکاری کنٹرول حاصل کرنے کا خیال دل سے نکال دینا چاہئے۔ دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں' ان سے ٹکرانے والا خود پاش پاش ہوجائے گا۔

سوال: آپ جمعیت علماء اسلام کے سیاسی کردار سے کہاں تک مطمئن ہیں؟

جواب: جمعیت علماء پاکستان نے قیام پاکستان کے بعد شاندار کردار ادا کیا ہے۔ تمام قومی اور دینی تحریکوں میں اس جماعت کے قائدین اور رہنماؤں نے نمایاں کام کیا' سیاسی طور پر اب بھی مولانا فضل الرحمن مصروف عمل ہیں' ہم ہر لحاظ سے مولانا فضل الرحمن کے ساتھ ہیں' ان کے سیاسی موقف کی ہم بھرپور تائید وحمایت کرتے ہیں۔

سوال: ماضی قریب میں مولانا فضل الرحمن پر کرپشن اور اقرباء پروری سمیت مختلف الزامات لگائے جاتے رہے ہیں' اس حوالے سے آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

جواب: سیاست میں الزام تراشی سب سے آسان اور سستا کام ہے' میں سمجھتا ہوں کہ مولانا فضل الرحمن پر کرپشن اور اقرباء پروری کے جو الزامات ماضی میں لگائے گئے ان میں کوئی صداقت نہیں تھی اور نہ ان کا حقیقت سے کوئی تعلق تھا' میں یہاں یہ کہنا چاہوں گا کہ گزشتہ ماہ پشاور میں جو عظیم الشان خدمات دارالعلوم دیوبند کانفرنس منعقد ہوئی وہ وقت کی اہم ترین ضرورت تھی' دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے منتظمین کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

سوال: کہا جاتا ہے کہ یہودی ریاست اسرائیل کا وجود حدیث میں ثابت ہے؟ امت مسلمہ اسرائیلی مظالم سے کب نجات حاصل کرے گی؟

جواب: دنیا کی اکلوتی یہودی ریاست اسرائیل کا وجود حضرت امام مہدی علیہ الرضوان سے ختم ہوجائے گی۔

سوال: افغانستان کے طالبان حکمرانوں کے بارے میں آپ کا کیا موقف ہے اور آپ اسامہ بن لادن کے حوالے سے طالبان کے موقف کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

جواب: افغانستان کی سرزمین میں طالبان نے شریعت محمدیؐ کے نفاذ سے اسلام کی نشاۃ الثانیہ کے عمل کو کامیابی کے قریب کردیا ہے۔ افغانستان میں طالبان کی حکومت اسلام کی نشاۃ الثانی کے سلسلہ میں اہم سنگ میل ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ افغان عوام کی مشکلات حل فرمائے اور طالبان کو مزید استقامت اور جرأت عطا فرمائے۔ مجاہد اسامہ بن لادن کے حوالے سے طالبان قیادت کا موقف اسلامی اصولوں کے عین مطابق ہے۔ ایک اسلامی حکومت کے لئے یہ کیونکر ممکن ہوسکتا ہے کہ وہ عالم اسلام کے عظیم مجاہد اور اپنے مہمان کو امریکہ کے حوالے کردے۔

سوال: قارئین کے لئے کوئی پیغام؟

جواب: آپ کی وساطت سے تمام مسلمانوں کے لئے میرا یہی پیغام ہے کہ قرآن و سنت کی پیروی اور اتباع میں ہی ہماری نجات ہے۔ اللہ تعالیٰ عالم اسلام اور ملت پاکستان کو ہر آفت سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

☆☆..........☆☆

بقیہ: اکابر کی خدمات

قادیانی جماعت کے بھگوڑے چیف گرو مرزا طاہر نے لندن کو اپنا مستقر بنایا۔ ابنائے دارالعلوم دیوبند وہاں بھی پہنچے۔ سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس برطانیہ ۱۹۸۵ء سے ہر سال تسلسل کے ساتھ منعقد ہوتی رہی ہے۔ پاکستان، ہندوستان، عرب، افریقہ و یورپ سے علماء کرام اور ابنائے و فضلائے دارالعلوم دیوبند تشریف لاکر اس کانفرنس سے خطاب کرتے ہیں، اسی طرح برطانیہ میں مستقل طور پر قادیانیت کے احتساب کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنا مستقل دفتر قائم کردیا ہے، جہاں سے ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ سرانجام دیا جارہا ہے۔ امریکہ، افریقہ، یورپ کے کئی ممالک ایسے ہیں جہاں مستقل بنیادوں پر قادیانیت کے خلاف کام ہورہا ہے اور وہ تمام تر کام بحمد اللہ تعالیٰ ابنائے دارالعلوم دیوبند سرانجام دے رہے ہیں۔ ہندوستان میں دارالعلوم دیوبند کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسوں کے علاوہ تربیتی کورسز کا سلسلہ شروع ہے۔ کتب لٹریچر کی اشاعت وتقسیم ہورہی ہے اور اس کام کے لئے دارالعلوم دیوبند میں ہی "کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت" قائم کردی گئی ہے۔ فلحمد للہ۔

ثروت جمال اصمعی

اتحاد امت کی شاہراہ

ایک اللہ کے ماننے والوں کے درمیان انتشار کے خاتمے اور اتحاد کی تجدید و بحالی کا جو نسخہ قرآن تجویز کرتا ہے وہ انتہائی صاف، سیدھا اور ہر الجھاؤ سے پاک ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ:

مفہوم: ”اہل کتاب سے کہو کہ آؤ ایک ایسے کلمہ کی جانب جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے یعنی یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت و اطاعت نہیں کریں گے اور اس کے ساتھ کسی بھی ہستی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے اور ہم میں سے کچھ لوگ کچھ دوسرے لوگوں کو اللہ کے مقابلے میں اپنا رب نہیں بنائیں گے۔“

(سورۂ آل عمران:۶۴)

اس آیت میں اہل ایمان کے لئے اتحاد کی صرف ایک بنیاد قرار دی گئی ہے اور وہ ہے خدا پرستی، اور اس چیز سے روکا گیا ہے جو خدا پرستوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردیتی ہے یعنی شخصیت پرستی یا اکابر پرستی، جسے انگریزی میں ”ہیرو ورشپ“ کہتے ہیں اور جس کے نتیجے میں انسان گروہ در گروہ تقسیم ہوتے چلے جاتے ہیں اور اللہ کی دین کے مقابلے میں اپنے اپنے گروہوں اور جماعتوں کے دین پر چلنے لگتے ہیں۔ تاہم احکام الٰہی کی عملی صورت گری اور انسانوں پر اللہ کے منشاء و مقصد کی خاطر خواہ وضاحت کے لئے انسانی ماڈل بھی ضروری ہے جو خدائی نقشے کے مطابق زندگی کی پوری عمارت تعمیر کرکے دکھائے تاکہ ایک خدا کے ماننے والے اپنی زندگیوں کو اسی ایک نمونے کے مطابق استوار کریں اور انتشار سے محفوظ رہیں، چونکہ انسان اپنے ایسے انسان ہی کی پیروی کا مکلف ہوسکتا ہے لہٰذا اس مقصد کے لئے فرشتے، جن یا کسی اور مخلوق کے بجائے انسان ہی کا بھیجا جانا ضروری قرار پاتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ انسان کون ہو؟ اللہ تعالیٰ اس کا انتخاب اگر انسانوں کی اپنی پسند پر چھوڑ دیتا تو انہیں اختلاف اور انتشار سے بچانے کی کوئی صورت نہ ہوتی اور ان کی یہ شکایت بالکل جائز ہوتی کہ ان کے رب نے انہیں متحد رکھنے کا کوئی بندوبست ہی نہیں کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس انسانی ماڈل کے انتخاب کا کام بھی انسانوں کے خالق نے ہر دور میں خود ہی انجام دیا ہے...... ہر امت میں اس مقصد کے لئے رسل علیہم السلام بھیجے جاتے رہے، جب کہ اسلام کے دور اول میں مسلمانوں اور گزشتہ اہل کتاب (یعنی یہود و نصاریٰ) اور مشرکین مکہ سب کے لئے قرآن بار بار جس انسان کو قابل تقلید نمونے کے طور پر پیش کرتا ہے اور جس کے اسوۂ زندگی پر سب کو یکجا ہونے کی دعوت دیتا ہے، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذات گرامی ہے مثال کے طور پر مسلمانوں اور اہل کتاب سے قرآن کا یہ خطاب ملاحظہ فرمایئے:

مفہوم: ”انجام کار نہ تو تمہاری آرزوؤں پر موقوف ہے نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر، جو بھی برائی کرے گا اس کا پھل پائے گا اور اللہ کے مقابلے میں اپنا کوئی حامی و مددگار نہ پاسکے گا، اور جو نیک عمل کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ہو وہ مومن تو ایسے ہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی ذرہ برابر حق تلفی نہ ہونے پائے گی۔ بھلا اس شخص سے بہتر اور کس کا طریق زندگی ہوسکتا ہے جس نے اللہ کے آگے سر تسلیم خم کردیا اور اپنا رویہ نیک رکھا اور یکسو ہوکر ابراہیم علیہ السلام کے طریقے کی پیروی کی، اس ابراہیم کے طریقے کی جسے اللہ نے اپنا دوست بنالیا تھا، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

(سورۂ النساء:۱۲۳تا۱۲۶)

سوچنے کی بات ہے کہ آخر اللہ نے حضرت آدم سے عیسیٰ علیہم السلام تک آنے والے سارے نبیوں میں سے صرف حضرت ابراہیم ہی کو اسلام کے دور اول میں مسلمانوں اور اہل کتاب کے لئے ایک نقطہ اتفاق کے طور پر کیوں پیش کیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم ؑ کی ذات مسلمانوں اور اہل کتاب ہی کے لئے نہیں بلکہ مشرکین کے لئے بھی غیر متنازع تھی۔ ان کا اسوۂ زندگی سب کے نزدیک ہر اعتراض سے بالاتر تھا، اس لئے قرآن ہر دور میں اپنے تمام مخاطبین کو اسوۂ ابراہیمی پر متحد ہوجانے کی دعوت دیتا رہا۔

اب سوال یہ ہے کہ آج کے دور میں منتشر اور متفرق مسلمانوں کے لئے توحید اور اطاعت الٰہی کے بعد قرآن کے نسخہ اتحاد کا وہ دوسرا جزو یعنی وہ شخصیت کون سی ہے جس کی مکمل پیروی پر تمام مسلمان سے

چوں و چرا متفق ہو جائیں؟ یہ ہستی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کے سوا اور کونسی ہو سکتی ہے؟ قرآن حکیم میں اللہ کے ساتھ ساتھ رسولؐ کی غیر مشروط اطاعت کی تاکید جگہ جگہ اسی لئے کی گئی ہے اور رسول اکرمؐ کی زندگی کو مسلمانوں کے لئے اسوۂ حسنہ یعنی بہترین نمونہ قرار دیتے ہوئے حکم دیا ہے کہ:

مفہوم: ''جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے تم کو روک دے اس سے رک جاؤ' اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔'' (سورۂ حشر:۵۹)

یہ ہیں وہ بنیادیں جن پر قرآن سارے مسلمانوں کو یکجا ہونے کی دعوت دیتا ہے۔ اگر صرف انہی کو بنیاد بنایا جائے تو اہل دین کو کوئی چیز پراگندہ نہیں کر سکتی' لیکن خرابی وہاں پیدا ہوتی ہے جہاں لوگ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی تیسری ہستی کو اس کی عقیدت اور محبت میں غلو کرتے ہوئے دوسرے لوگوں سے بھی اسی درجے میں ماننے کا مطالبہ کرتے ہیں' جس پر وہ خود اسے فائز سمجھتے ہیں! اب یہ صوفیائے عظام ہوں یا ائمہ فقہ اور بزرگان دین' مختلف دینی تحریکوں اور جماعتوں کے رہنما ہوں یا علمائے کرام...... اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو بھی دین میں غیر مشروط طور پر حجت قرار دینے کی کوشش گزشتہ امتوں کو بھی کاٹنے اور پھاڑنے کا سبب بنی ہے اور ہمارے ہاں بھی یہی صورت ہے۔ باہم متحارب فقہی مسالک' صوفیا کے حلقے اور آج کے دور میں دینی' سیاسی جماعتوں کی گروہ بندیاں...... سب اسی طرز فکر کی پیداوار ہیں! گزشتہ اہل کتاب میں ایسی گروہ بندیوں کو بے بنیاد ٹھہراتے ہوئے قرآن میں یوں کہا گیا:

مفہوم: ''اے اہل کتاب! تم ابراہیمؑ کے (دین کے) بارے میں کیوں جھگڑا کرتے ہو؟ تورات اور انجیل تو ابراہیم کے بعد ہی نازل ہوئی ہیں' پھر کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے؟...... ابراہیم نہ یہودی تھا' نہ عیسائی بلکہ وہ تو ایک مسلم یکسو تھا اور وہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھا۔''

(سورۂ آل عمران:۶۵'۶۶)

غور کیجئے! کیا یہ آیات ٹھیک اسی کیفیت پر چسپاں نہیں ہوتیں' جس میں آج ہم اہل اسلام مبتلا ہیں؟ اگر نبیوں کی آمد کا سلسلہ ختم نہ ہو گیا ہوتا اور اللہ کا کوئی نبی ہمارے درمیان اٹھایا جاتا اور اسے کوئی کتاب بھی دی جاتی تو کیا یہ نہ کہا جاتا کہ:

''اے مسلمانو! تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو؟ تمام فقہی مسالک' تصوف کے سلسلے' دارالعلوموں کی تفریقیں' دینی جماعتوں کی گروہ بندیاں...... یہ سب تو بعد کی چیزیں ہیں' کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے؟ محمدؐ نہ سنی تھے نہ شیعہ تھے نہ حنفی تھے نہ مالکی تھے نہ حنبلی تھے اور نہ شافعی' قادری تھے' نہ نظامی' دیوبندی تھے نہ بریلوی' وہ تو بس ایک مومن یکسو تھے اور ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھے......''

قرآن مجید کی یہ واضح ہدایات ہمیں بتاتی ہیں کہ اللہ اور رسولؐ کے بعد جہاں کسی تیسری ہستی کو دین میں حجت ٹھہرانے کی کوشش کی جاتی ہے' وہیں سے اختلاف و انتشار کا آغاز ہو جاتا ہے اور متشدد اور باہم متحارب فرقے وجود میں آنے لگتے ہیں! ان فرقوں کی جو اللہ کی نظر میں سخت ناپسندیدہ ہیں' پہچان یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک صرف اپنے برحق ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور دوسرے تمام اہل ایمان کو گمراہ قرار دیتا ہے' ہر فرقے کے نزدیک لوگوں کی نجات کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ وہ بس اس مخصوص فرقے سے وابستہ ہو جائیں' گزشتہ اہل کتاب بھی اسی مرض میں مبتلا ہوئے جس کا ریکارڈ قرآن میں محفوظ ہے اور آج امت محمدی میں بھی یہی بیماری اپنے عروج پر ہے' ذرا گزشتہ اہل کتاب کے مختلف فرقوں کے دعوے ملاحظہ فرمائیے اور دیکھئے کہ کیا یہ وہی بولیاں' وہی لہجہ اور وہی زبان نہیں ہے جو آج ہم مسلمانوں کے مختلف گروہوں نے اختیار رکھی ہے؟

قرآن مجید کا فرمان ہے:

''ان کا کہنا ہے کہ کوئی شخص جنت میں نہ جائے گا جب تک کہ وہ یہودی نہ ہو یا (عیسائیوں کے خیال کے مطابق) عیسائی نہ ہو' یہ ان کی تمنائیں ہیں۔ ان سے کہو اپنی دلیل پیش کرو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو (دراصل نہ تمہاری کچھ خصوصیت ہے نہ کسی اور کی) حق یہ ہے کہ جو بھی اپنی ہستی کو اللہ کی اطاعت میں سونپ دے اور عملاً نیک روش پر چلے' اس کے لئے اس کے رب کے پاس اس کا اجر ہے اور ایسے لوگوں کے لئے کسی خوف اور رنج کا کوئی موقع نہیں یہودی کہتے ہیں عیسائیوں کے پاس کچھ نہیں' عیسائی کہتے ہیں یہودیوں کی پاس کچھ نہیں۔ حالانکہ کہ دونوں ہی کتاب پڑھتے ہیں اور اسی قسم کے دعوے ان لوگوں کے بھی ہیں جن کے پاس کتاب کا علم نہیں ہے۔ یہ اختلافات جن میں یہ لوگ مبتلا ہیں' ان کا فیصلہ اللہ قیامت کے روز کر دے گا۔'' *

(سورۂ البقرہ:۱۱۱'۱۱۳)

ان آیات میں یہودیوں اور عیسائیوں کے الفاظ کو مسلمانوں کے مختلف فرقوں سے بدل دیجئے تو ہو بہو وہی نقشہ سامنے آ جائے گا جس سے آج ہمیں سابقہ درپیش ہے! اگر نزول وحی کا سلسلہ بند نہ ہو گیا ہوتا تو کیا آج ایسی ہی آیات ناموں کی ان تبدیلیوں کے ساتھ ہمارے انتباہ کے لئے نہ اتاری جاتیں۔

فرقوں اور مسلکوں کی ان تقسیموں کی بنیاد دراصل اپنے اپنے گروہ کے اکابر کی شخصیت پرستی ہے جو درحقیقت شرک ہی کی ایک شکل ہے۔ اسی لئے اکابر پرستی اور گروہ پرستی کے مرض میں مبتلا اہل کتاب کے لئے قرآن نے حضرت ابراہیمؑ کی بار بار جو مثال پیش کی ہے اس میں تقریباً ہر جگہ اہل کتاب کی گروہ پرستی کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ: "ابراہیم مشرکوں میں سے نہ تھا۔" سابقہ اہل کتاب کی فرقہ پرستی کے بارے میں قرآن کا یہ ارشاد جو آج بھی ہم پر پوری طرح چسپاں ہوتا ہے ملاحظہ فرمائیے:

مفہوم: "دراصل یہ کچھ نہیں ہیں مگر بس چند نام جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں۔ اللہ نے ان کے لئے کوئی سند نازل نہیں کی۔ حقیقت یہ ہے کہ لوگ محض وہم و گمان کی پیروی کر رہے ہیں اور خواہشات نفس کے مرید بنے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آ چکی ہے کیا انسان جو کچھ چاہے اس کے لئے وہی حق ہے؟ دنیا اور آخرت کا مالک تو اللہ ہی ہے۔"
(سورۃ نجم: ۲۳، ۲۴)

اللہ کے نزدیک حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، شیعہ، سنی، اہل حدیث، دیوبندی، بریلوی اور ایسے ہی دوسرے نام اور سابقے لاحقے کوئی اہمیت نہیں رکھتے...... اس کے دربار میں تو صرف ایمان اور عمل صالح کا کھرا سکہ چلتا ہے۔ اس حوالے سے یہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے:

مفہوم: "یقین جانو کہ نبی عربی کو ماننے والے ہوں یا یہودی، عیسائی ہوں یا صابی جو بھی اللہ اور روز آخر پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور اس کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے۔" (البقرہ: ۶۲)

بات واضح ہے کہ گروہی ناموں کی اللہ کے دربار میں کوئی قیمت نہیں۔ اسے کسی کے یہودی، عیسائی، صابی، دیوبندی، بریلوی، جماعتی یا غیر جماعتی ہونے سے کوئی سروکار نہیں۔ اس کے ہاں صرف ایمان اور عمل صالح کا توشہ درکار ہے اس نے ہر دور میں اپنے فرمانبردار بندوں کے لئے صرف ایک نام پسند کیا ہے اور وہ ہے "مسلم" وہ خود اپنی کتاب میں بتاتا ہے کہ:

مفہوم: "اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی تمہارا یہی نام ہے۔" (سورۃ حج: ۷۸)

اور جس طرح یہودیوں اور عیسائیوں میں اکابر پرستی کی بنا پر ہونے والی فرقہ بازیوں کو ختم کرنے کے لئے اس نے سب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو راہنما بنانے کی یوں تلقین کی تھی کہ:

مفہوم: "یہودی کہتے ہیں کہ یہودی ہو تو راہ راست پاؤ گے، عیسائی کہتے ہیں عیسائی ہو تو ہدایت ملے گی، ان سے کہو نہیں بلکہ سب کو چھوڑ کر ابراہیمؑ کا طریقہ اور ابراہیم مشرکوں میں سے نہ تھا۔"
(سورۃ بقرہ: ۱۳۵)

اسی طرح اس نے امت محمدیؐ کے اتحاد کے لئے تمام تفریقوں اور تقسیموں کو چھوڑ کر صرف اسوۂ محمدیؐ کو بنیاد بنانے کی سرا سر تاکید کی ہے۔ یہ ہے اتحاد بین المسلمین، بلکہ اتحاد بین الناس کی وہ صاف اور سیدھی شاہراہ جس کی جانب قرآن حکیم ہماری رہنمائی کر رہا ہے جس کا کام ہی یہ ہے کہ انسانوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لائے اب یہ فیصلہ ہم پر موقوف ہے کہ ہم افتراق و انتشار کی پستیوں ہی میں پڑا رہنا چاہتے ہیں یا اتحاد و اتفاق کی بلندیوں کو اپنا مقصود بناتے ہیں۔

بقیہ: گوہر شاہی

طرف سے مسلم عوام و علماء کی توجہ ہٹانے کے لئے یوسف کذاب اور محمود احمد کو لاہور میں کھڑا کیا، جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کی اور ریاض احمد گوہر شاہی کو کوٹری سے کھڑا کیا۔ تعلیمات نبویہ کو مٹانے کے لئے اگر بغیر کلمہ پڑھے اللہ تک رسائی ممکن ہے تو پھر آنحضرت ﷺ کی کیا ضرورت تھی۔ (نعوذ باللہ) اسی کلمہ کی دعوت پر آپ کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا۔ گالیاں سنی پڑیں طعنے سننے پڑے طائف کے مقام پر پتھروں کی برسات میں آپ کا جسم مبارک زخموں سے چور چور کر دیا گیا، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی جملہ فرمایا: "قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا" تم کلمہ کا اقرار کرلو کامیاب ہو جاؤ گے۔ معلوم ہوا کہ کلمہ طیبہ پڑھے بغیر کسی صورت میں اللہ تعالیٰ تک رسائی ناممکن ہے اور پھر حد تو یہ ہے کہ اپنے تمام کفریہ نظریات کو یہ کہہ کر کہ "مجھے محمد ﷺ جو پڑھاتے ہیں وہی بتاتا ہوں۔" حضور ﷺ خود گوہر شاہی کو پڑھاتے ہیں!

امت محمدیہ کے جوانو! اٹھو اپنے فروعی، مسلکی، لسانی، عصبی اختلافات کو ایک طرف کر کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے متحدہ پلیٹ فارم سے قادیانیوں اور ان کی پیداوار فتنہ گوہر شاہی، یوسف کذاب وغیرہ جیسے ملعونوں کا راستہ روک دیں اور دنیا کو بتا دیں کہ

خون دل دے کر زمیں کے حفاظت ختم نبوت کی
ہم نے ناموس رسالت کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

(ماہانہ [illegible])

قادیانی عیسائیوں اور یہودیوں کی سرپرستی میں اسلام کے خلاف پروپیگنڈوں میں مصروف ہیں

طالبان حکومت کو ختم کرنے کا خواب دیکھنے والے خدا کے عذاب سے نہیں بچ سکیں گے

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے تاکہ قادیانی دھوکہ نہ دے سکیں

امریکی جارحیت کے خلاف علماء کرام کے فتوی کے مطابق امت مسلمہ پر جہاد فرض ہو چکا ہے

عالمی قوتیں اسلام مخالف قوتوں کی سرپرستی کر کے مسلمانوں میں نفرت کے جذبات ابھار رہی ہیں

اعتدال پسند قوتیں دہشت گردی کے خلاف ہیں' دہشت گردی اور جہاد میں فرق ملحوظ رکھا جائے

بیسویں ختم نبوت کانفرنس چناب نگر سے مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا محمد اکرم طوفانی اور دیگر علماء کا خطاب

چناب نگر (رپورٹ: مفتی محمد جمیل خان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت بیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا آغاز شیخ المشائخ خواجہ خان محمد صاحب کی دعا سے ہوا۔ پہلی' دوسری اور تیسری نشست سے خطاب کرتے ہوئے شیخ المشائخ خواجہ خان محمد صاحب' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' قاری کامران احمد' مولانا شفیق الرحمن درخواستی' قاری خلیل احمد بندھانی اور مولانا خدا بخش نے کہا کہ دنیا بھر میں گزشتہ چند سال سے قادیانیوں نے عیسائیوں اور یہودیوں کے گٹھ جوڑ اور ان کی سرپرستی میں اسلام اور پاکستان کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ شروع کیا ہوا ہے' کبھی امتیازی قوانین اور کبھی فرقہ واریت کے حوالے سے پاکستان کو بدنام کیا جاتا ہے۔ پاکستان کے مخالف لابیوں کو تقویت دی جاتی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنی بساط کے مطابق قادیانیوں کے مذموم پروپیگنڈوں کے سدباب میں مصروف ہے تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے جدوجہد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ آج پوری دنیائے کفر اسلام کو مٹانے کے لئے اسامہ بن لادن مسلمانوں کو طالبان حکومت کی حفاظت کے لئے جہاد میں بھرپور حصہ لینا چاہئے اور امریکی جارحیت کے خلاف موثر احتجاج کرنا چاہئے۔ طالبان حکومت کو ختم کرنے کا خواب دیکھنے والے خدا کے عذاب سے نہیں بچ سکیں گے۔ جن حکمرانوں نے اسلامی حکومت کو ختم کرنے کی حمایت کی ان کے اقتدار کا وقت گنا جا چکا ہے اور جلد ہی ایسے حکمرانوں سے خدا قوم کو نجات دلائے گا۔ امریکی جارحیت کے خلاف علماء کرام کے فتوی کی روشنی میں ہر مسلمان پر جہاد فرض ہو چکا ہے اس لئے نوجوان اپنے آپ کو جہاد کے لئے تیار کریں اور بوڑھے' خواتین مالی تعاون کے ذریعہ جہاد میں حصہ دار بن جائیں۔ بدقسمتی سے امریکہ اور دیگر عالمی قوتوں کی جانب سے فلسطین' کشمیر' بوسنیا' چیچنیا وغیرہ میں امتیازی رویہ کی وجہ سے مسلمانوں کے دلوں میں نفرت کے جذبات پیدا ہوتے تھے۔ افغانستان پر حملے کے بعد اس نفرت کے جذبات میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے اگر امریکہ چاہتا ہے کہ مسلمانوں کی ہمدردی حاصل ہو تو وہ فوری طور پر افغانستان پر حملے بند کر دے۔ مسلمانوں نے کبھی دہشت گردی کی حمایت نہیں کی مگر عالمی قوتوں کو جہاد اور دہشت گردی کی تعریف میں فرق کرنا ہوگا۔ اگر مجاہدین کو دہشت گردی کی فہرست میں شامل کیا گیا تو پھر اعتدال پسند قوتوں کے ہاتھ سے معاملات نکل جائیں گے اور دنیا انارکی کا شکار ہوگی۔

آج برطانیہ' امریکہ اور یورپی ممالک جس طرح قادیانیوں کی سرپرستی کی جارہی ہے اور جس طرح ان کو مراعات دی جارہی ہیں اس سے واضح ہوتا ہے کہ قادیانیوں کی سرپرستی عیسائی اور یہودی کر رہے ہیں حکومت پاکستان کو چاہئے کہ وہ ان ممالک سے خارجی سطح پر احتجاج کر کے قادیانیوں کی سرپرستی کو ختم کرائے اور ان ممالک کو بھی قادیانیوں کے ساتھ غیر مسلموں کا معاملہ کرنا چاہئے۔ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے۔ قادیانی مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں لگے ہوئے۔ ہندوستان میں مکاتب قرآن اور مساجد قائم کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ مسلم ٹی وی کے عنوان سے گمراہ کن پروپیگنڈہ جاری ہے۔ حکومت کے بعض افسران ان کی مکمل سرپرستی کرتے ہیں۔ پی آئی اے میں قادیانی افسران مسلمانوں کی ترقی کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں ضروری ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے اور سرکاری ملازمتوں میں اقلیت کے کوٹے کے مطابق اسامیوں پر تقرر کیا جائے اور کلیدی آسامیوں سے ان کو برطرف کیا جائے اور مسلمانوں کی طرح عبادت گاہ بنانے کی اجازت نہ دی جائے۔ آج مرزا طاہر ٹی وی چینل جاری کر کے یہ سمجھنے لگا ہے کہ اس کا مذہب حق پر ہے۔ اگر یہی حقانیت ہے تو عیسائی اور یہودیوں کے پاس زیادہ ٹی وی اسٹیشن ہیں ان کو زیادہ حق پر ہونا چاہئے۔ جھوٹ جس مذہب کی بنیاد ہو اس میں سچائی کیسے ہو سکتی ہے؟

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی چوتھی نشست جمعہ کی صبح دس بجے اور آخری نشست بعد نماز جمعہ ہوگی۔ جس سے مفتی اعظم پاکستان مفتی رفیع عثمانی' مفتی محمد جمیل خان' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا سید عبدالمجید ندیم خطاب کریں گے۔ جبکہ مولانا فضل الرحمن کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا جائے گا۔ کانفرنس سے صاحبزادہ خلیل احمد' مفتی خالد محمود' قاری شبیر احمد' مولانا محمد یعقوب ربانی' مولانا امام الدین' مولانا عبدالغفور' مولانا محمد نذر عثمانی' صاحبزادہ سعید احمد' مولانا راشد مدنی' مفتی حفیظ الرحمن' مولانا غلام مصطفیٰ' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا قاسم رحمانی' مولانا عبدالحکیم' مولانا عبدالعزیز الاشاری' صاحبزادہ نجیب احمد' مولانا خالد میر' مفتی محمود الحسن' مولانا نور الحق نور' مولانا اسحاق ساقی' مولانا عزیز الرحمن ثانی' صاحبزادہ رشید احمد' مولانا یعقوب ربانی' صاحبزادہ نجیب ہاشمی' مولانا ضیاء الدین آزاد' صاحبزادہ رضوان احمد' حافظ محمد ثاقب' مولانا خدا بخش' حافظ احمد بخش' مولانا فقیر اللہ اختر' مولانا محمد طیب' قاری عبدالرحمن' مولانا منور صدیقی' قاری ندیم' جمیل' صوفی عبدالرحیم ساجد' محمد الطفیل' حافظ حفیظ اللہ' طاہر رزاق' مولانا عبدالرزاق مجاہد' مولانا غلام حسین' مولانا بشیر احمد' مفتی وقار الحق عثمانی' مولانا عبدالواحد' مولانا قاضی احسان احمد' قاری عبدالرحیم رحیمی' صاحبزادہ عزیز احمد اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ کانفرنس کی آخری نشست کے بعد ۴ بجے سہ پہر شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ خصوصی دعا کرائیں گے۔

دنیا بھر میں قادیانیوں کی غیر اسلامی سرگرمیوں کا بھرپور تعاقب کیا جائے گا

مرزا طاہر جھوٹ کے ذریعہ قادیانیوں کو تسلی دے سکتے ہیں مسلمانوں کو دھوکہ نہیں دے سکتے

دہشت گردی کی آڑ میں مسلمانوں کے خلاف جارحیت کی اجازت نہیں دی جا سکتی

حکمران طبقہ مسلمانوں کے خلاف سازش میں شریک ہونے کی وجہ سے حکمرانی کا اہل نہیں رہا

طالبان اور اسلام دشمن حکمرانوں کی اطاعت واجب نہیں' طالبان کی بھرپور امداد کی جائے

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی تیسری چوتھی اور پانچویں نشست سے مولانا امیر حسین گیلانی' مولانا احمد لدھیانوی' صاحبزادہ طارق محمود' محمد خان لغاری' ضیاء اللہ شاہ کا خطاب

چناب نگر (پ ر) دنیا بھر میں قادیانیوں کی غیر اسلامی اور ارتدادی سرگرمیوں کا آئینی اور قانونی انداز میں تعاقب جاری رکھا جائے گا اور مسلمانوں کے ایمان اور عقیدہ کے تحفظ کے لئے دنیا بھر میں ختم نبوت کانفرنسوں اور تبلیغی پروگراموں کا سلسلہ جاری رکھا جائے اور جس طرح پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک میں آئینی اور قانونی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کی مہم چلا کر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا گیا اسی طرح یورپ' امریکہ اور مغربی ممالک میں بھی آئینی اور قانونی طور پر مطالبہ کیا جائے گا اور پرامن احتجاجی مہم چلائی جائے گی۔ جب تک ان ممالک میں قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار نہیں پاتے اس وقت تک جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سو سالہ تاریخ کا ریکارڈ اس پر شاہد و گواہ ہے کہ اس جماعت نے کبھی نہ تشدد کا راستہ اختیار کیا اور نہ ہی تشدد کی تلقین کی بلکہ اس کے علماء کرام ہمیشہ دہشت گردی کا شکار ہوئے۔ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی شہادت اس کی واضح مثال ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی تیسری' چوتھی اور آخری نشست سے خطاب کرتے ہوئے حضرت سید نفیس شاہ الحسینی صاحب' مولانا امیر حسین گیلانی' مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ' مولانا محمد احمد لدھیانوی' مولانا محمد اجمل قادری' مولانا ضیاء اللہ شاہ' محمد خان لغاری' مولانا عبداللطیف انور شاہ کوئی' مفتی محمد جمیل خان' مولانا بشیر احمد شاد' مولانا احمد میاں حمادی' مولانا سید عبدالوہاب شاہ' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا اللہ وسایا' مولانا اسمٰعیل شجاع آبادی' قاری محمد افضل باجوہ' مولانا عبدالواحد' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' حاجی اللہ دتہ اور جناب لیاقت بلوچ نے کہا۔ ان علماء کرام نے مزید کہا کہ آج مرزا طاہر جھوٹ بول کر اپنی قوم کو تسلی دے رہا ہے کہ ہماری تعداد کروڑوں تک پہنچ گئی ہے۔ ہندوستان' پاکستان' یورپی ممالک میں اتنے کروڑ قادیانی ہو گئے۔ اس جھوٹ سے اس کی قوم کو تو تسلی ہو سکتی ہے' مسلمان کسی صورت میں دھوکہ نہیں کھا سکتے۔ اگر قادیانی اپنے کو حق اور سچ سمجھتے ہیں تو پھر اسلام کا لبادہ اوڑھ کر دھوکہ کیوں دیتے ہیں۔ سیاسی پناہوں' نوکریوں کے لالچ اور امدادی کاموں کی آڑ میں کیوں تبلیغ کرتے ہیں۔ اب مسلمان بیدار ہو چکے ہیں' اس قسم کے ہتھکنڈے ان کو اسلام سے روگردانی پر آمادہ نہیں کر سکتے مسلمان جان دے سکتا ہے مگر اسلام کے خلاف کوئی سرگرمی برداشت نہیں کرے گا۔ یورپ اور امریکہ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مطالبہ تسلیم کر کے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کی فہرست میں شامل کرنا ہوگا۔ آج دنیائے کفر دہشت گردی کی آڑ میں اسلام' پاکستان اور افغانستان کی امارات اسلامی کو ختم کرنے کے درپے ہے۔ بے گناہ شہریوں کو بمباری کے ذریعہ ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ خون ناحق رنگ لا کر رہے گا امریکہ کی جارحیت مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے بجائے ان کے جذبہ حریت کو اجاگر کرے گی۔ آج امریکہ اور مغرب کے دوہرے معیار نے مسلمانوں کو مجبور کر دیا کہ وہ اپنے اور دین کے تحفظ کے لئے میدان میں اتریں۔ آج مسلمانوں پر زندگی تنگ کی جا رہی ہے۔ ان کو امریکی اور یورپی ممالک میں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی وجہ سے ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کے دلوں میں مزید نفرت کے جذبات جنم لے رہے ہیں۔ اس سے پہلے کہ صلیبی جنگ کے ذریعہ اسلام اور کفر ٹکرا جائیں امریکہ اور یورپ کو حالات کی نزاکت محسوس کر کے اپنی جارحیت کا فیصلہ واپس لے کر طالبان اور اعتدال پسند علماء کرام اور مسلمانوں سے مذاکرات کرنے چاہئیں۔ آج مسلم حکمرانوں کو دھونس اور جبر کے ذریعہ اسلامی حکومت کے خلاف کارروائی پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ کچھ حکمرانوں نے اقتدار کی ہوس اور پیسوں کے لالچ میں مسلمانوں کے خون کا سودا کر دیا ہے' ایسے حکمراں اسلام اور پاکستان اور اسلامی ملک کے وفادار نہیں ایک اسلامی ریاست کو ختم کرنے اور اسلام دشمن قوتوں کی حمایت کی وجہ سے یہ حکمران حکمرانی کے اہل نہیں رہے' ایسے حکمرانوں کی اطاعت مسلمانوں پر واجب نہیں ایسے

جو جاں مانگو تو جاں دیں گے جو مال مانگو تو مال دیں گے
مگر یہ ہم سے نہ ہو سکے گا نبی کا جاہ و جلال دے دیں
ختم نبوت
کالج آف کمپیوٹر سائنسز
فیس اس قدر کم کہ نہ ہونے کے برابر
داخلہ جاری ہے
عریانی۔ فحاشی۔۔ بے حیائی اور دیگر
CCA*COM*DOM*DCA*DCG
710474

حکمرانوں سے نجات حاصل کرنا ہر مسلمان کی مذہبی ذمہ داری ہے۔ مسلمان کسی صورت میں دہشت گرد نہیں ہوسکتا اور نہ ہی دہشت گردی کی حمایت کرسکتا ہے۔ امریکہ کے نزدیک جہاد کا ہر حامی مسلمان دہشت گردی میں آتا ہے۔ مجاہد کسی صورت میں دہشت گردی کا تصور نہیں کرسکتا اس لئے تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ حکمرانوں کی اطاعت کرنے کے بجائے طالبان کی حمایت کے لئے اپنے آپ کو جہاد کے لئے تیار کریں اور مالی امداد کرکے افغان حکومت کو مستحکم بنائیں۔ امریکہ نے طالبان حکومت پر حملہ کرکے امت مسلمہ کی غیرت کو للکارا ہے اب مسلمانوں کے پاس ایک ہی راستہ ہے فتح یا شہادت۔ جنرل مشرف کو غلط فہمی دور کرلینی چاہئے کہ طالبان کے حامی پندرہ فیصد ہیں۔ دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ زور وشور سے اعلان کررہے ہیں کہ پوری قوم نے جنرل مشرف کی امریکہ نواز پالیسی کو مسترد کردیا ہے۔ فوج سے باہر آؤ تو پتہ چلے کہ قوم آپ کے ساتھ ہے؟ فوج کے بل بوتے پر حکومت کرنے والے عوام کے نمائندہ نہیں علماء کرام عوام کی اکثریت کے نمائندہ ہیں۔ طالبان وسیع البنیاد حکومت نہیں؟ چند تنازعہ والوں سے جبری صدر مسلط ہونے والے بش کو کس نے اختیار دیا کہ وہ طالبان کی اسلامی حکومت کو ختم کرنے کے لئے جارحیت کریں؟ کیا بے گناہ شہریوں پر حملہ اور ان کو شہید کرنا دہشت گردی نہیں؟ امریکہ اور امریکہ نواز حکومتوں کے دن گنے جاچکے ہیں۔ اب اسلام کے غلبہ کی صدی آنے والی ہے۔ امریکہ کا غرور وتکبر ختم ہوگا۔ پاکستان کے لاکھوں نوجوان طالبان کے شانہ بشانہ امریکی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے میدان جہاد میں جائیں گے۔ امریکہ کو ہٹ دھرمی چھوڑنی ہوگی یا مجاہدین اسلام کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ مسلم حکومتیں اور او آئی سی جنگ روکنے کے لئے دباؤ ڈالے۔ اقوام متحدہ مسلمان ممالک کے خلاف جلدی قراردادیں منظور کرنے کی پالیسی تبدیل کرے ورنہ مسلمان اقوام متحدہ کا بائیکاٹ کریں گے۔ افغانستان کا تحفظ پاکستان کا تحفظ ہے۔

قراردادیں ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

(منعقدہ ۱۱/۱۲/اکتوبر)

۱:...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کرے تاکہ قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو گمراہ نہ کرسکیں۔

۲:...... یہ اجتماع موجودہ حکومت پاکستان کی جانب سے قادیانیوں کو مراعات دینے اور کلیدی آسامیوں پر فائز کرنے کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے استحکام کے لئے قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے برطرف کیا جائے۔

۳:...... یہ اجتماع امریکہ اور یورپی ممالک سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں کو مسلمانوں کی فہرست میں شامل کرکے مسلمانوں کی حق تلفی نہ کریں اور قادیانیوں کو غیر مسلموں کی فہرست میں شامل کریں۔

۴:...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو امتناع قادیانیت آرڈیننس کا پابند بناتے ہوئے ان کو اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کی شکل میں بنانے سے روکیں تاکہ مسلمانوں میں اشتعال پیدا نہ ہو۔

۵:...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت پاکستان فوری طور پر ملک میں اسلامی نظام نافذ کرکے پاکستان کے مسلمانوں کے دیرینہ مطالبہ کو پورا کرے۔

۶:...... یہ اجتماع مرزا طاہر کی جانب سے اسلام اور پاکستان کے خلاف مذموم پروپیگنڈوں کی مذمت کرتا ہے اور مرزا طاہر کے اس دعویٰ کو جھوٹا دعویٰ قرار دیتا ہے کہ اس سال ۸ کروڑ افراد نے قادیانیت قبول کی ہے یہ اجتماع واضح کرنا چاہتا ہے کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی سے لے کر مرزا طاہر کے دعوؤں کو شمار کیا جائے تو دنیا کی آبادی سے زیادہ لوگ قادیانی ہوچکے ہیں۔

۷:...... یہ اجتماع موجودہ حکومت کی جانب سے دینی مدارس کے خلاف پروپیگنڈوں کی مذمت کرتے ہوئے واضح کرنا چاہتا ہے کہ دینی مدارس کی حفاظت کے لئے مسلمان کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

۸:...... یہ اجتماع امریکہ کی جانب سے طالبان حکومت کے خلاف جنگی کارروائیوں کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کارروائی تصور کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر جنگ بند کرکے مذاکرات کا راستہ اختیار کیا جائے۔

۹:...... یہ اجتماع علماء کرام کی جانب سے افغانستان کی حمایت میں جہاد کے فتویٰ کی تائید کرتے ہوئے تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ افغانستان کی مکمل حمایت کریں اور جہاد میں حصہ لیں۔

۱۰:...... یہ اجتماع افغانستان کے سلسلے میں موجودہ حکومت کی پالیسیوں کی مذمت کرتے ہوئے اس کو اسلام کے خلاف سازش تصور کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر پالیسی تبدیل کی جائے۔

(مولانا) محمد اشرف کھوکھر

توضیح و تشریح اَلعَدَل جل جلالہ

العدل جل جلالہ کے نظام عدل کا نفاذ انسانی معاشرے میں امن و عافیت کی ضمانت فراہم کرتا ہے رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین المہدیین نے عدل و انصاف کے عمدہ اور مثالی نمونے پیش فرمائے جو تمام بنی نوع انسان کے لئے مشعل راہ ہیں۔ نظام عالم کے انتظام و انصرام میں عدل و انصاف کو فروغ دینا انسانی معاشرے میں استحکام امن کی ضمانت ہوگا اور دہشت گردی' چوری' ڈاکہ زنی' قتل و غارت گری کا مستقل اور پائیدار سدباب ہی سے حقیقی امن و سکون میسر آسکے گا۔ (مدیر)

العدل اللہ رب العزت کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام ہے جس کا معنی انصاف کرنے والا' ایسا عادل جو وہی کام کرتا ہے جو اسے کرنا چاہئے۔ عدل کے دوسرے معنی برابر تقسیم کر دینے کے بھی آتے ہیں۔ عدل کا مطلب جزا و بدلہ دینے میں برابر کرنا' اچھے کام پر جزائے خیر دینا اور برے کام پر گرفت کرتا ہے۔ دو متحارب و متخاصم گروہوں یا دو افراد کے مابین حقوق برابر تقسیم کر دینا بھی عدل کہلاتا ہے اور یہ فیصلہ کرنے والے کو عادل کہا جاتا ہے جو حقیقی العدل جل جلالہ کے احکام کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔

یہ دنیا اور اس کی کائناتوں کی رنگینی اللہ رب العزت کے عدل و انصاف پر شاہد عدل ہے۔ العدل جل جلالہ اپنے خلیفہ ارضی انسان کو عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے جو کہ تقویٰ کے قریب ہے۔

یہ عدل و انصاف ہوگا کہ ایک انسان' دریا میں ڈوبتے ہوئے انسان کو اپنی خداداد صلاحیت و طاقت سے دریا سے باہر نکال کر اس کی زندگی بچانے کی حتی المقدور کوشش کرے اور ظلم جو کہ عدل کی ضد ہے یہ ہے کہ کسی انسان کو اسلحہ کے زور پر رات کی تاریکی میں برلب دریا ہاتھ پاؤں باندھ لے اور اسے دریا میں دھکا دے کر جان سے مار ڈالے یا ڈرا کر اور اس کے زادراہ اور مال و متاع کو زبردستی چھین لے' اس پوری کارروائی میں ملوث ڈاکو' ڈاکو کا مشیر اور ڈاکو کی کسی بھی طرح مدد کرنے والا جاگیردار یا وڈیرہ ظالم ہوں گے۔ کسی بھی ظالم کے ساتھ دینا عدل و انصاف کے منافی ہوگا' اللہ رب العزت عادل ہے اور عدل و احسان کا حکم دیتا ہے۔

انسانی معاشرے میں امن و عافیت اور نظم و نسق قائم رکھنے کے لئے اور انسانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے نہ صرف آسمانی کتب و صحیفے نازل کر کے رہنمائی فرمائی بلکہ العدل جل جلالہ نے عدل و انصاف کے قیام معاشرے میں امن و عافیت اور نظم و نسق کی فضا طاری کرنے کے لئے پیغمبران حق علیہم السلام کو مختلف ادوار میں مختلف اقوام کی جانب ضابطہ قانون کے ساتھ عمدہ عملی نمونے بنا کر مبعوث فرمایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جو دنیا کے بڑے قانون ساز تھے آسمانی احکام لے کر آئے جن کی رو سے قتل و غارتگری چوری اور بدکاری کو ممنوع قرار دیا گیا۔ ان کے بعد دوسرے پیغمبران حق العدل جل جلالہ کے نظام عدل کو لے کر تبلیغ حق کے لئے اور مخلوق خدا کو راہ ہدیٰ دکھانے کے لئے تشریف لاتے رہے یہاں تک کہ دین اسلام کی تکمیل کے لئے تمام بنی نوع انسان کی جانب اللہ رب العزت نے اپنے آخری نبی و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر قوانین و اخلاق' عدل و احسان کا عمدہ نمونہ بنا کر مبعوث فرمایا۔ رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے عدل و انصاف کے عمدہ نمونے پیش فرمائے جو پوری انسانیت کے لئے مشعل راہ ہیں۔ آج بھی مہذب دنیا میں امن کا استحکام اور نظم و نسق اور نظام عالم کے انتظام و انصرام میں عدل و انصاف کی ضمانت جبھی مل سکتی ہے جب رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے پیغام عدل کو نظام عدل کو دنیا میں رائج کر دیا جائے'۔ عدل و انصاف و احسان کے قیام کے مثبت اثرات و ثمرات سے انسان اس وقت بہرہ مند ہو سکتے ہیں جب نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے تمام ممالک میں عدل و انصاف پر مبنی دینی نظام' اسلام کے نظام کا عملی نفاذ کیا جائے۔ اگر دنیا سے بالفرض عدل و انصاف ختم ہو جائے تو نظام عالم درہم برہم ہو جائے اور دنیا جہنم کا نمونہ بن جائے لیکن العدل جل جلالہ نے کمال رحمت سے نظام عالم برقرار رکھا ہوا ہے۔

انفرادی عدل یہ ہے کہ انسان اپنے جسم و جان کے حقوق کو ادا کرے' اپنی جان کو بے محل

ہلاکت میں نہ ڈالے اجتماعی عدل و انصاف یہ ہے کہ اصحاب اقتدار امیر و غریب کا فرق ملحوظ رکھے بغیر لوگوں کو عدل و انصاف فراہم کریں۔

ایک ڈاکو ڈاکہ ڈالتا ہے' بے قصور لوگوں کو قتل کرکے ناحق مال و متاع لوٹ لیتا ہے' ایک چور چوری کرکے کسی گھر کے اثاثہ کو لے کر چلا جاتا ہے' جیب کترا' سارا دن مزدوری کرنے والے مسافر کی جیب سے مزدوری کا معاوضہ چند منٹ میں لے کر چلا جاتا ہے ایک راشی افسر رشوت لئے بغیر حق دار کو حق نہیں دیتا' جھوٹے مقدمات کے ذریعے مخلوق خدا کو مبتلائے مصائب کر دیا جاتا ہے' گاؤں کے چوہدری اور وڈیرے' زمیندار سے غرباء و نادار ہاریوں کی عزتیں محفوظ نہیں رہتیں' ایک بردہ فروش بچہ کو اغواء کرکے ماں باپ کی شگفتوں کا خون کر دیتا ہے ایک دکاندار غریب و نادار بچے کو لالچ دے کر اس کی قوت و استطاعت سے زیادہ کام لیتا ہے کیا یہ سب کچھ ظلم و زیادتی نہیں ہے؟ اس ظلم و جور میں لامحالہ ملک کے اصحاب اقتدار ملوث ہوں گے؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہر انسان کو اپنے کئے کی سزا اس دنیا میں ملے گی پوری پوری سزا نہ سہی لیکن ملے گی ضرور۔ دوسری بات یہ کہ اللہ رب العزت جو العدل جل جلالہ ہے نے ایک روز جزا کا مقرر کیا ہے۔ جس دن انسانوں کو ان کے نیک اعمال کا صلہ اور برے اعمال کی سزا ملے گی۔

اسلام عدل و انصاف کا دین ہے' اسلام نے اپنی جسم و جان کے ساتھ انصاف کرنا سکھایا ہے' والدین کو اپنی اولاد کے ساتھ عدل و انصاف سکھایا ہے' اگر ایک باپ کے پانچ بیٹے ہیں تو سب کے ساتھ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد اور اثاثہ میں مساوات کا حکم دیا گیا ہے' ایک شوہر کی وفات کے بعد بیوہ کو حق وراثت دینا اولاد میں وراثت کی صحیح تقسیم بیٹوں بیٹیوں کو پورا پورا حق وراثت دینے کا اسلام حکم دیتا ہے۔

ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک کرنا عدل و انصاف ہے' عدل کا تقاضا یہ ہے کہ مسافر کے حقوق پورے کئے جائیں' غرباء یتامیٰ و مساکین کی خبر گیری کی جائے' والدین کے حقوق کی بجا آوری' بھائی برادری' کنبہ و قبیلہ کے ساتھ صلہ رحمی کرنا' عدل و انصاف کا تقاضے ہیں جو کہ العدل جل جلالہ نے رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے مکمل دین' دین اسلام نے ہمیں سکھائے ہیں۔ دین اسلام دین عدل و انصاف ہے' معاشرے میں عدل و انصاف کے یکساں مواقع جبھی میسر آسکتے ہیں جب اصحاب اقتدار معاشرے میں عدل و انصاف کو فروغ دیں' انفرادی و اجتماعی معاملات میں عدل و انصاف ہی سے امن و عافیت کا استحکام ممکن ہے۔

غریبوں' یتیموں' ناداروں' بیواؤں' بے کسوں اور بے آسرا لوگوں کی خبر گیری کرنا' معاشرے کے دیگر افراد کے ساتھ ہمدردی' مساوات' اخوت و بھائی چارہ کی فضا کا قائم کرنا اصحاب اقتدار کے لئے ضروری ہے تاکہ ظلم و جور کا خاتمہ ہو اور عدل و انصاف اور امن و عافیت کو فروغ ملے۔

العدل جل جلالہ ہمارے ملک میں عدل و انصاف کو قائم فرمائے۔ عادل' متقی و پرہیزگاری لوگوں کو برسر اقتدار لائے تاکہ ملک میں دہشت گردی' قتل و غارت گری' چوری' ڈکیتی' بدامنی کا سدباب ہو اور باشندگان پاکستان امن و عافیت سے اسلام کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ (آمین ثم آمین)

اظہار تعزیت

کلور کوٹ ضلع بھکر کے ختم نبوت کے فعال رکن حافظ الیاس صاحب گزشتہ ہفتہ وصال فرماگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پابند صوم وصلوٰۃ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام میں والہانہ دلچسپی رکھتے تھے' ہرنولی' جنڈانوالہ' کلور کوٹ کے گرد ونواح میں قادیانیت کے خلاف بہت کام کیا۔ روزہ میں بہار العلوم کے مدرس بھی رہے وصال کے روز بھی درس قرآن دیا۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں ڈیڑھ سالہ ننھی بچی چھوڑی ہے۔ بھکر کے ڈاکٹر دین محمد فریدی صاحب اور دیگر احباب نے مرحوم کے تمام پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا ہے۔ قارئین ختم نبوت سے بھی دعائے مغفرت و بلندی درجات کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

حکیم محمد سعید انجم کو صدمہ

گوارچی (انوارسلان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوارچی کے ناظم اعلیٰ حکیم محمد سعید انجم کے والد شمس الدین گزشتہ دنوں انتقال کرگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ مولانا عبدالخبیر ہزاروی نے پڑھائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوارچی کے تمام عہدیداران حکیم مولوی محمد عاشق نقشبندی' مولانا محمد علی صدیقی' محمد زاہد آرائیں' نجم الدین' فقیر محمد' محمد اسلم ہمدانی' چوہدری محمد وفیق آرائیں' حاجی ولی محمد اور دیگر دوستوں نے ایک اجلاس میں حکیم محمد سعید انجم کے والد گرامی کے لئے بلندی درجات کی دعا کی ادھر کراچی میں جناب جمال عبدالناصر شاہد نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ سے مرحوم کی مغفرت کی دعا کرائی۔ قارئین ختم نبوت سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے بلندی درجات کی دعا کریں۔ (ادارہ)

قسط نمبر

دور جدید کا مسیلمہ کذاب قادیانیت کا دوسرا روپ

فتنہ گوہر شاہی

تحریر: علامہ احمد میاں حمادی

نوٹ حضور نبی کریم ﷺ صحابہ کرام اور تمام امت مسلمہ کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ کلمہ طیبہ (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) پڑھے بغیر کوئی شخص جنت میں نہیں جائے گا جبکہ گوہر شاہی حضرت آدمؑ حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے کلموں کو حضور کی تشریف آوری کے بعد بھی جنت میں داخلہ اور نجات کا ذریعہ بتاتا ہے۔ قرآن کریم ان الدین عند اللہ الاسلام کا اعلان کرتا ہے اور حضور ﷺ توراۃ کے اوراق کو پڑھنے پر سیدنا عمر فاروقؓ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں

"لو کان موسیٰ حیاً لما وسعہ الا اتباعی۔"

ترجمہ "اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری تابعداری کے علاوہ چارہ کار نہیں تھا۔"

قرآن و حدیث کے واضح ارشادات کی موجودگی میں گزشتہ انبیاء علیہم السلام کے دین اور کلموں کو ذریعہ نجات ٹھہرانا اور جاری رکھنا صریح کفر وارتداد ہے تو ہین اسلام ہے۔

ظہور مہدی نزول عیسیٰ علیہ السلام اور گوہر شاہی کا عشق الٰہی:

"مہدیؑ اور عیسیٰؑ کا لوگوں کے قلوب پر تسلط ہو جائے گا پوری دنیا میں امن قائم ہو جائے گا جدا جدا مذاہب ختم ہو کر ایک ہی مذہب میں تبدیل ہو جائیں گے وہ مذہب رب کا پسندیدہ تمام نبیوں کے مذاہب اور کتابوں کا نچوڑ تمام انسانیت کے لئے قابل قبول تمام عبادات سے افضل حق کہ اللہ کی محبت سے بھی افضل یعنی عشق الٰہی ہوگا۔" (دین الٰہی ۳۹)

ملاحظہ فرمائیں سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں نہیں فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ دین اسلام اللہ کا پسندیدہ مذہب نہیں اور تمام مذاہب کے لئے قابل قبول نہیں بلکہ تمام انبیاء پر آنے والی کتابوں کا نچوڑ اکٹھا کر کے ایک نیا مذہب ایجاد کیا جائے گا۔ (نعوذ باللہ) جبکہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں

"وہ دین اسلام پر عمل کریں گے اور اسی پر لوگوں کو عمل کرنے کا حکم دیں گے۔"

ایک اور حدیث میں ہے

"اس زمانے میں اسلام کے سوا دنیا کے تمام ادیان و مذاہب مٹ جائیں گے اور دنیا میں کوئی کافر باقی نہ رہے گا۔"

(ابوداؤد، ابن ماجہ، مسند احمد)

(۱۶) امام مہدی علیہ الرضوان تمام مذاہب کی تجدید کریں گے۔

"جس طرح حضور پاک ﷺ کی ختم نبوت کے بعد مسلمانوں میں مجدد آتے رہے اور ماحول کے مطابق دین میں کچھ تجدید کرتے رہے اسی طرح امام مہدی کے آنے کے بعد ان مجددوں کی تجدید ختم ہو جائے گی اور سب مذاہب کے مطابق امام مہدی کی اپنی تجدید ہوگی جو کتابوں میں ہے وہ ایک نیا دین بنائیں گے۔" (ایضاً ۴۱)

قارئین کرام! حضرات مجددین نے ماحول کے مطابق تجدید نہیں کی بلکہ زمانہ گزرنے کے ساتھ دین اسلام میں شامل ہونے والی بدعات اور رسومات کو اسلام سے نکال کر اصلی حقیقی اسلام کو لوگوں کے سامنے پیش کیا جس کی واضح اور مشہور روایت حضرت مجدد الف ثانی کی ہے اکبر بادشاہ اپنے گمراہ کن عقائد کی وجہ سے دین الٰہی نامی نیا دین بناتا ہے تو حضرت مجدد الف ثانی نے بھرپور جدوجہد کر کے اس گمراہ کن عقائد کا توڑ کیا اسی طرح حضرت امام مہدی سب مذاہب کے مطابق تجدید نہیں کریں گے بلکہ دین اسلام کے علاوہ تمام ادیان کو ختم کر کے دین اسلام کو نافذ کریں گے کوئی نیا دین نہیں بنائیں گے۔

(۱۷) گوہر شاہی کی ہرزہ سرائی تمام آسمانی کتابیں اللہ کا دین نہیں ہیں:

دین الٰہی نامی کتاب کے صفحہ ۳۹ پر گوہر شاہی ہرزہ سرائی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ تمام آسمانی کتابیں اور صحیفے اللہ کا دین نہیں ہیں ان کتابوں میں نماز، روزہ اور داڑھیاں ہیں جبکہ اللہ اس کا پابند نہیں ہے یہ دین نبیوں کی امتوں کو منور اور پاک کرنے کے لئے بنائے گئے خود عشق خود عاشق اور خود معشوق ہے اگر کسی بندۂ خدا کو بھی اس کی طرف سے انہیں سے کچھ حصہ عطا ہو جائے تو وہ دین الٰہی میں پہنچ جاتا ہے پھر اس کی نماز دیدار الٰہی اور اس کا شوق نذر خدا ہے۔

توراۃ، زبور، انجیل اور دیگر صحائف اپنے اپنے

وقت میں اللہ کے دین تھے انہی کتابوں اور صحیفوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انبیا کرام علیہم السلام کو اپنا دین دے کر بھیجا' سرور کائنات کی تشریف آوری کے بعد انبیا سابقین کے ادیان ختم کر دیئے گئے اب آسمانی آخری کتاب قرآن مجید ہی اللہ کا دین ہے' جس کو اللہ تعالیٰ نے دین اسلام قرار دیا ہے' قرآن مجید میں اس کا صراحت کے ساتھ ذکر موجود ہے

ترجمہ: "بے شک دین اللہ کے ہاں صرف اسلام ہے۔"

ترجمہ: "اب کوئی اور دین ڈھونڈتے ہیں سوا دین اللہ کے اور اسی کے حکم میں جو کوئی آسمان اور زمین میں ہے۔"

ترجمہ: اور جو چاہے سوا دین اسلام کے اور کوئی دین' سو اسے ہرگز قبول نہ ہوگا۔

گوہر شاہی نے دین اسلام کے اہم بنیادی ارکان نماز' روزہ کا حقارت آمیز انداز میں تذکرہ کر کے اپنے کفر وارتداد کا ثبوت فراہم کیا ہے' داڑھی کا ذکر جس انداز میں کیا ہے تمام انبیا' بشمول سرکار دو جہاں کی مبارک داڑھی اس کے زد میں نہیں آتی۔ گوہر شاہی کا یہ کہنا کہ نماز روزہ داڑھی کا خدا پابند نہیں تو اللہ تعالیٰ تو کسی چیز کا پابند نہیں وہ قادر مطلق ہے' اللہ کے دین کی پابند تو اس کی مخلوق ہے' کوئی بھی بشمول دین اسلام بنایا نہیں گیا بلکہ اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

(۱۸) گوہر شاہی کی تحریف قرآن کی ایک اور مثال:

"جب تمہاری نماز قضا ہو جائے تو اللہ کا ذکر کرو' اٹھتے' بیٹھتے حتیٰ کہ کروٹوں کے بل پر بھی۔" (القرآن)

گوہر شاہی نے جس آیت مبارکہ کا ترجمہ کیا ہے وہ آیت کریمہ اس طرح ہے

ترجمہ: پھر جب تم نماز کو ادا کر چکو تو اللہ کی یاد میں لگ جاؤ کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے۔"

اس میں نماز قضا ہو جانے کا ذکر نہیں جو آدمی اتنا جاہل ہو اس سے تصوروروحانیت کیا حاصل ہوگی؟

(۱۹) گوہر شاہی خدائی دعوے تک:

اٹلانٹا کے خلاباز آئی زک بانگلز نے کہا کہ

"یہ واضح طور پر کسی انسان کے چہرے کا عکس ہے یہ اپنی مرضی سے ظاہرو غائب ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔"

ناسا میں موجود ہر ایک نے یہ محسوس کیا کہ یہ بہت بڑی خلائی دریافت ہے ہوسکتا ہے کہ یہ چہرہ کئی سالوں سے ہمیں دیکھ رہا تھا بانگلز نے مزید کہا کہ

"ہمارے ذہنوں سے یہ خیال بھی گزرتا ہے کہ شاید یہ خدا کا چہرہ ہے اور کسی نے بھی اس کی تردید نہیں کی ہے۔" (صفحہ:۱۳)

نوٹ: اس عبارت کے ساتھ گوہر شاہی کی تصویر بھی دی گئی ہے۔

(۲۰) گوہر شاہی نے اسم اللہ' اسم محمد کی توہین کر ڈالی:

"گوہر شاہی کے دائیں ہاتھ پر اسم محمد اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں پر اسم ذات اللہ ہے۔" (صفحہ:۱۱)

نوٹ: سیدنا صدیق اکبرؓ سے لے کر تمام صحابہ کرامؓ' تابعینؒ' تبع تابعینؒ واولیاء عظامؒ میں سے کسی کے ہاتھ پر یا انگلیوں پر اللہ کے اور اس کے رسول کے پاک نام قدرتی طور پر لکھے ہوئے ظاہر نہیں ہوئے' اس لئے کہ اللہ علم میں ازل سے یہ بات ہے کہ ہر انسان پخانہ' پیشاب اور غلاظت انہی ہاتھوں سے صاف کرے گا اور اپنا استنجا بھی انہی ہاتھوں سے کرے گا تو ایسی صورت میں اللہ اور اس کے رسول کے پاک نام کی بےحرمتی ہوگی۔ یہ ڈرامہ گوہر شاہی نے دانستہ طور پر بڑی عیاری اور مکاری کے ساتھ اللہ اور اس کے مقدس ناموں کی بےحرمتی کرنے کے لئے رچایا ہے۔

آخری کلمات:

شمع رسالت کے پروانو! آپ نے شاتم رسول مسٹر ریاض احمد گوہر شاہی کی اسلام دشمن اور کفر پر مبنی عبارات ملاحظہ کیں' آپ نے بخوبی اندازہ لگا لیا ہوگا کہ یہ شخص روحانیت اور پیری مریدی کی آڑ میں اسلام کی جڑیں کاٹنے اور اسلام کے مدمقابل ایک من گھڑت نیا دین لاکر امت مسلمہ کو انتشار کا شکار کرنا چاہتا ہے۔ جس نماز کی تاکید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں بھی کی ہے' یہ مرتد گوہر شاہی اس نماز کے پڑھنے کو گناہ کہتا ہے' جس کعبہ کا طواف آنحضورﷺ نے بذات خود کیا' اس کے متعلق یہ کہتا ہے کہ آپ کو وہاں جانے کی ضرورت نہیں وہ کعبہ خود آ کر طواف کرے (نعوذ باللہ)

غرض یہ کہ اسلام کے ہر حکم کے مقابل اپنی من گھڑت بکواسات کو اولیا اللہ کی طرف منسوب کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ محسن انسانیت کے امتیو! سوچو دین اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر سب وشتم کا یہ بھونڈا سلسلہ آخر کب تک چلے گا؟! ایسے حالات میں ہماری کیا ذمہ داری ہے۔ ہم نے اپنے محبوب حضرت محمد رسول اللہﷺ کی عزت وناموس اور دین کے تحفظ کے لئے کتنا وقت اور مال خرچ کیا ہے؟

یہ فتنہ گوہر شاہی درحقیقت فتنہ قادیانیت کی ناپاک کوکھ سے جنم لینے والا ناپاک بچہ ہے۔ قادیانیوں نے جب دیکھا کہ پاکستان کی نیشنل اسمبلی سے لے کر سپریم کورٹ تک ہمیں کافر قرار دے دیا گیا اور ہم لوگ ایک گالی بن کر رہ گئے تو انہوں نے اپنی

باقی صفحہ 19 پر

اخبارِ ختمِ نبوّت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کی سرگرمیاں

پشاور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کے فیصلے کے مطابق گزشتہ ہفتہ پشاور شہر اور کینٹ کی بیالیس مساجد' جامع مسجد مولانا فضل حق ہشت نگری' جامع مسجد حافظ چھل گنج' جامع مسجد گل بہار نمبر۴' جامع مسجد سبزی منڈی پل پختہ' جامع مسجد بلال انور اسد کالونی' جامع مسجد عثمان ریتی بازار' جامع مسجد حمزہ ریتی بازار' جامع مسجد مدینہ گل بہار' جامع مسجد میونسپل پلازہ' جامع مسجد انور سکندر پورہ' جامع مسجد کا کڑان نشتر پورہ' جامع مسجد مولانا خیر اللہ شیخ آباد' جامع مسجد گلی فقیر آباد' جامع مسجد کاکی جان فرنٹیئر کالج' جامع مسجد فقیر آباد نمبر ا' جامع مسجد گنج علی خان' جامع مسجد چوک سکندر پورہ' جامع مسجد مہابت خان' جامع مسجد سراجان چوک یادگار' جامع مسجد پیر گا ارشاد ہشت نگری' جامع مسجد اشرفیہ بجوڑی گیٹ' جامع مسجد درویش' جامع مسجد مینا بازار' جامع مسجد میاں غلام جیلانی آسیا' جامع مسجد فاروق اعظم' جامع مسجد داد ور خان' جامع مسجد اڈہ نذر باغ' جامع مسجد مہربانیہ' جامع مسجد سکندر پورہ' جامع مسجد گول مسجد گل بہار' جامع مسجد ابن عباس حیات آباد' جامع مسجد ایجین جماعت یونیورسٹی روڈ' جامع مسجد جھکا ی پایان' جامع مسجد دارالقرا ارمکنڈی' جامع مسجد ڈبگری' جامع مسجد قبا نوتھیہ' جامع مسجد نوشو جی ٹی روڈ' جامع مسجد حمام گلی صدر' جامع مسجد کھلے والی ریتی بازار' جامع مسجد میاں فیصل' جامع مسجد نوتھیہ گھنٹہ گھر اور جامع مسجد کا کا محمد ار کھنڈ گھر کے اجتماعات میں جناب حاجی نظام اللہ خان' جناب عنایت اللہ خان نے مولانا نور الحق نور کی قیادت میں اجتماعات ہوئے۔ مولانا نے اپنے خطاب میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت' قادیانی غیر مسلم اقلیت کی اسلام دشمن سرگرمیوں اور مسئلہ جہاد کی شرعی ضرورت کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ اتنا واضح ہے کہ کسی بھی دور میں اہل اسلام نے تاج ختم نبوت کی حفاظت کی خاطر کسی بھی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ صحابہ کرامؓ کے دور سے لے کر آج تک پوری امت کا اس پر اجماع ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت کافر اور کذاب و دجال ہے اور شریعت اسلامیہ میں اس بدبخت کا ایک ہی علاج ہے کہ اسلامی حکومت اس کو تہہ تیغ کر کے زمین کو اس کی نجاست سے پاک کرے۔ قادیانی آج بھی اندرون ملک اور بیرون ملک ایک خفیہ منظم سازش کے ذریعہ ہنود اور یہود کی سرپرستی میں این جی اوز کی نگرانی میں ارتدادی سرگرمیوں میں لگے ہوئے ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ مسلمان رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن اقدس واطہر سے علیحدہ ہو کر مرزا غلام احمد قادیانی سے وابستہ ہو کر جہنم کا ایندھن بن جائیں۔ قادیانی غیر مسلم اقلیت کی یہ ارتدادی کوششیں پاکستان کے آئین اور قانون سے سراسر بغاوت پر مبنی ہیں جس کا تدارک کر کے قانون کی بالادستی قائم کرنا حکومت کا فرض بنتا ہے قانون اور قانون کے محافظوں کی موجودگی میں اس طرح کے ارتدادی پرچار سے چشم پوشی ناقابل فہم اور ناقابل برداشت ہے جس کا مقابلہ پوری امت مسلمہ کا فرض ہے' ایسے حالات میں مسلمانوں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنے تمام فروعی اور سیاسی اختلافات کو پس پشت ڈال کر ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پلیٹ فارم مسلمانوں کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے جس کے ذریعہ ۱۹۵۳ء' ۱۹۷۴ء کی تحاریک ختم نبوت میں قادیانیوں کے خلاف جدوجہد کی گئی۔ اہل اسلام کی اس عظیم اتحاد اور مکمل یکجہتی کی بدولت پاکستان کی نیشنل اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخی فیصلہ کیا۔

مولانا نے ان اجتماعات میں اس بات پر زور دیا کہ وہ پھر اپنے اتحاد کے ذریعہ قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں سے مسلمانوں کے ایمانوں کا تحفظ کریں اور ہنود و یہود کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا کر مسلمان اپنے عملی اتحاد سے یہ واضح کریں کہ باطل قوتوں کے مدمقابل ہم ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ اسلام اور بانی اسلام محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج و تخت ختم نبوت کی حفاظت ہر حال میں کر سکتے ہیں اس موقع پر قادیانیوں کی کتابوں سے ان کے کفریہ عقائد پیش کئے گئے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مطبوعہ لٹریچر بھی ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا گیا۔ اجتماعات میں شامل مسلمانوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے سلسلہ میں مجلس کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے ہر قسم کی قربانی اور اپنے مکمل تعاون کا عہد کیا اور مجلس کے قائدین پر اپنے مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

بمقام: مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر میں

فرمایا نبی نے یہ ہادی
لا نبی بعدی

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
مخدوم العلماء سید نفیس الحسینی شاہ

سالانہ ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس

نامور علماء و مناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے انشاء اللہ

۵ شعبان تا ۲۸ شعبان ۱۴۲۲ھ
بمطابق
23 اکتوبر تا 14 نومبر 2001ء

○ کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کے لیے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ○ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش، خوراک، نقد وظیفہ منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا ○ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی۔ نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامی کتب و نقد انعام دیا جائے گا ○ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔ موسم کے مطابق بستہ ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

(حضرت مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ ملتان
061/5?4122 — 04524/212611